ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء

کے پاکستانی معاشرے پر منفی اثرات

www.KitaboSunnat.com

جمع وتدوین

سید عارف شیرازی

چیئرمین ظلال القرآن فاؤنڈیشن اسلام آباد

امیر جماعت اسلامی ضلع راولپنڈی

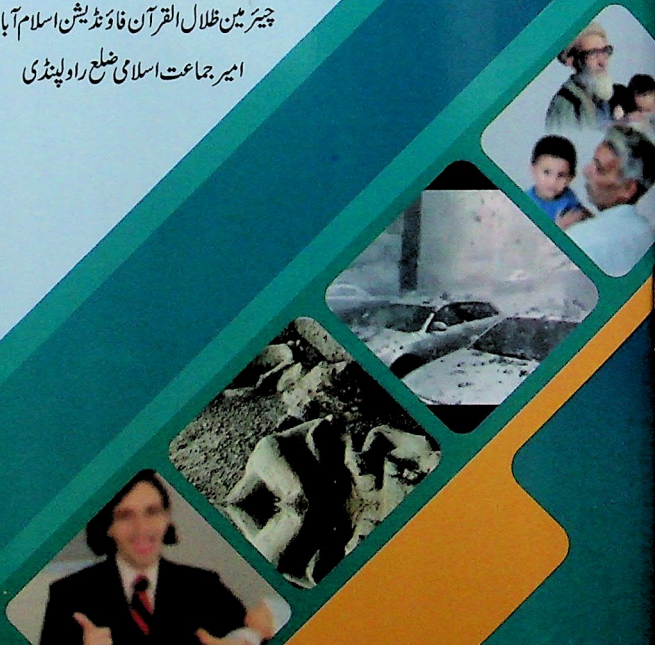

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ ظلال القرآن اسلام آباد
مکان نمبر A-231 بمبئی ولیج روڈ، خیابان سحر G-15/2 اسلام آباد
0313-5192255, 0333-5223640
ہیڈ آفس مکان نمبر G-15/2 اسلام آباد، ہیڈ آفس 5675 آئی ڈی 259

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کے پاکستانی معاشرے پر منفی اثرات

جمع وتدوین
سید عارف شیرازی
چیئرمین ظلال القرآن فاؤنڈیشن اسلام آباد
امیر جماعت اسلامی ضلع راولپنڈی

www.kitabosunnat.com

زیر اہتمام
ظلال القرآن فاؤنڈیشن، بالمقابل منصورہ، ملتان روڈ، لاہور،
فون نمبر: 042-37840584/0333-5223640/0313-5192255

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب : ٹرانس جینڈر ایکٹ کے پاکستانی معاشرے پر منفی اثرات

جمع وتدوین: سید عارف شیرازی، چیئرمین ظلال القرآن فاؤنڈیشن

پرنٹنگ : کے۔بی پرنٹرز، ہسپتال روڈ صدر راولپنڈی۔

سن اشاعت: نومبر2022ء

تعداد : 1000

قیمت : 200روپے

ooo

ظلال القرآن فاؤنڈیشن، بالمقابل منصورہ، ملتان روڈ، لاہور،

فون نمبر:042-37840584/0333-5223640/0313-5192255

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر شمار	مضامین	مصنف	صفحہ نمبر
1-	ابتدائیہ	سید عارف شیرازی	04
2-	ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کا اصل مسودہ، اسمبلی سے پاس شدہ		06
3-	ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء میں ترامیم	سینیٹر مشتاق احمد خان	16
4-	ٹرانس جینڈر ایکٹ کے پاکستانی معاشرے پر منفی اثرات	سید عارف شیرازی	19
5-	ٹرانس جینڈر ایکٹ مقاصد و مضمرات	ڈاکٹر تسنیم احمد	28
6-	ٹرانس جینڈر ایکٹ سے ہم جنس پرستی کی راہ ہموار	محمد اصغر	35
7-	جنس میں تبدیلی کا فساد	ڈاکٹر کوثر فردوس	42
8-	ٹرانس جینڈر ایکٹ چند توجہ طلب امور	ڈاکٹر ام کلثوم	46
9-	انسانی حقوق کا عالمی منشور اور LGBT	ڈاکٹر شگفتہ عمر	51
10-	ٹرانس جینڈر ہیں کون؟	ڈاکٹر جویریہ سعید	56
11-	ٹرانس جینڈر ایکٹ چومکھی لڑائی	حمزہ قریشی	60
12-	خواجہ سرا کے احکام	محمد اسحاق سلفی	64
13-	پاکستان میں ایل جی بی ٹی کی تاریخ اور سزا	سید عارف شیرازی	72

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کو سب سے پہلے ۲۰۱۷ میں ملک کی چار بڑی پارٹیوں کی سینیٹرز نے پیش کیا۔ پی ٹی آئی کی سینیٹر ثمینہ سعید، پیپلز پارٹی کی سینیٹر روبینہ خالد، پی ایم ایل این کی سینیٹر کلثوم پروین نے (جو بعد میں کورونا کے باعث فوت ہوگئیں) اور مسلم لیگ ق کی روبینہ عرفان اور پیپلز پارٹی کے سینیٹر کریم احمد خواجہ نے سینیٹ میں پیش کیا۔ ۷ مارچ ۲۰۱۸ء کو جس دن یہ بل سینیٹ سے منظور ہوا یہ وہ دن تھا جس دن نصف سینیٹ فارغ ہو رہی تھی۔ عموماً اس دن سینیٹ میں کوئی قانون سازی نہیں ہوئی اور یہ وہ دن تھا جس دن ۳۷ ارکان سینیٹ، سینیٹ میں سرے سے موجود ہی نہ تھے لیکن چونکہ حکمرانوں کو جلدی تھی اس وجہ سے اس بل پر کوئی لمبی بحث بھی نہ ہو سکی اور جلدی جلدی اس کو سینیٹ سے منظور کر دیا تھا۔

اس کے بعد ۸ مئی ۲۰۱۸ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کے سید نوید قمر نے اس بل کو قومی اسمبلی میں پیش کیا۔ اور اسی دن اس بل کو قومی اسمبلی سے بھی منظور کر لیا گیا اس موقع پر جماعت اسلامی کی ممبر قومی اسمبلی محترمہ عائشہ سید اور جمعیت العلماء اسلام ف کی ممبر قومی اسمبلی محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ نے اس بل کی مخالفت بھی کی اور کہا کہ اس بل کو شرعی لحاظ سے دیکھنے کے لیے پہلے اسلامی نظریاتی کونسل کو ارسال کیا جائے لیکن حکمرانوں نے اس بل کو منظور کر لیا۔ اور پھر ۱۸ مئی ۲۰۱۸ء کو مسلم لیگ ن کے صدر، صدر پاکستان، ممنون حسین نے اس بل پر دستخط کر دیے۔ یوں ۲۴ مئی ۲۰۱۸ء جب شاہد خاقان عباسی ملک کے وزیر اعظم تھے یہ بل پاکستان میں نافذ العمل ہو گیا۔ اس کے بعد کچھ لوگ اس بل کو وفاقی شرعی عدالت میں لے گئے لیکن اس بل پر بحث نے شدت اس وقت اختیار کی جب جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق احمد خان کے مطالبہ پر ۱۰ نومبر ۲۰۲۱ء کو سینیٹ کے اجلاس میں وزارت داخلہ کی جانب سے جمع کروائے گئے اعداد و شمار کے مطابق ۳ سالوں میں موصول ہونے والی درخواستوں پر ۱۶۵۳۰ مردوں نے اپنی جنس عورت میں تبدیل کروائی اور ۱۲۱۵۴ عورتوں نے اپنی جنس مردوں میں تبدیل کروائی ان کے علاوہ صرف ۳۰ خواجہ سراؤں نے اپنی جنس مرد یا عورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھوائی یعنی اس بل کے اصل بینیفیشری ٹرانس جینڈر یعنی ہم جنس پرست تھے نہ کہ خواجہ سرا، دراصل خواجہ سراؤں کی آڑ میں ہم جنس پرستوں کی عالمی تنظیم LGBTIQ کے تحفظ کے لیے قانون سازی کی گئی۔ پاکستانی معاشرہ بہت لبرل ہوگا لیکن ہمارا معاشرہ ایسے کسی فحش بل کو قبول نہیں کر سکتا جو آئین پاکستان، حاکمیتِ اعلیٰ، قرآن وسنت کے واضح احکامات کے خلاف ہو جس کی وجہ سے شریعت کا قانون وراثت، قانون شہادت اور قانون نکاح وطلاق بھی متاثر ہوتا ہے۔ اس لیے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ اس بل پر کچھ مواد جمع کر کے پاکستان کے علماء کرام، پرنسپل، اساتذہ اور تعلیمی نظام کو چلانے والوں کو کچھ مواد فراہم کیا جائے تا کہ وہ اس پر گفتگو کر سکیں، الحمدللہ اب تو اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی اس کو شریعت سے متصادم قرار دیا ہے اور ان شاء اللہ فیڈرل شریعت کورٹ بھی جلد اس کے خلاف فیصلہ سنا دے گی اور ان شاء اللہ حکومت اس ایکٹ کو واپس لینے یا تبدیل کرنے پر مجبور ہوگی لیکن ہمیں بیدار رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ خبریں یہ بھی ہیں کہ بعض بیرونی سفارتکار اس ایکٹ کی پرموشن کے لیے حکومت پر زور ڈال رہے ہیں۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو اور اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کتابچے میں تمام لکھنے والوں کے لیے اس کو توشہ آخرت بنا دے اور سینیٹر مشتاق احمد خان کو ابتدائی آواز اٹھانے پر بہترین اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام

سید عارف شیرازی

چیئرمین ظلال قرآن فاؤنڈیشن اسلام آباد

0313-5192255/0333-52223640

۱۸ اکتوبر ۲۰۲۲ء، رات ۰۹:۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹرانس جینڈر ایکٹ کا اصل مسودہ

قومی اسمبلی سے منظور شدہ

مسودۂ قانون: (ٹرانس جینڈر پرسنز کے حقوق کے تحفظ اور انہیں ممکنہ ریلیف کی فراہمی نیز بحالی کے لیے اور اُن سے متعلق امور کی انجام دہی کی خاطر) یہ قانون درج ذیل امور پر مشتمل ہوگا۔

پہلا باب

(ابتدائیہ)

۱۔ مختصر عنوان، حدود اور آغاز: i) اس ایکٹ کو ٹرانس جینڈر پرسنز (پروٹیکشن آف رائٹس) ایکٹ مجریہ ۲۰۱۸، کہا جائے گا۔

ii) یہ ایکٹ پورے پاکستان پر اطلاق پذیر ہوگا۔

iii) یہ فوری طور پر نافذ ہوگا۔

۲۔ تعریف: موضوع اور تناظر میں کوئی تبدیلی نہ ہو تو یہ ایکٹ حسب ذیل ہوگا:

a) ایکٹ کا مطلب ہے ٹرانس جینڈر پرسنز (پروٹیکشن آف رائٹس) ایکٹ مجریہ ۲۰۱۸ء

b) CNIC کا مطلب ہے کمپیوٹرائزڈ نیشنل آئڈینٹٹی کارڈ

c) شکایت کنندہ سے مراد وہ ٹرانس جینڈر پرسن ہے جو ہراساں کیے جانے کے باعث ذہنی کوفت سے دوچار ہوا ہو۔

d) CRC کا مطلب ہے چائلڈ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ یا ب فارم

e) جنس کے اظہار سے مراد کسی بھی شخص کی جنسی شناخت ہے جو اس نے ظاہر کی ہو یا جیسی کہ لوگ سمجھتے ہوں۔

g) گورنمنٹ سے مراد وفاقی حکومت ہے۔

h) ہراسگی سے مراد جنسی، جسمانی، ذہنی اور نفسی ہراسگی جس کے تحت کسی پر جنسی اعتبار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دباؤ ڈالا گیا ہو، کسی جنسی فعل کے لیے مجبور کیا گیا ہو، زبانی یا تحریری طور پر جنسی نوعیت کی کوئی بات کہی گئی ہو، جنسی اعتبار سے کوئی تذلیل آمیز رویہ رکھا گیا ہو، طرزِ زندگی میں کوئی رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہو، خوفزدہ کیا گیا ہو، کسی خواہش کی تکمیل سے انکار پر شکایت کنندہ کو خوفزدہ کرنے یا سزا دینے کی کوشش کی گئی ہو۔

i) NADRA سے مراد ہے نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی

j) نوٹیفکیشن سے مراد ہے سرکاری گزٹ میں شائع شدہ نوٹیفکیشن

k) PMDC کا مطلب ہے پی ایم ڈی سی آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۲ء کے تحت قائم کی جانے والی پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل۔

l) Prescribed کا مطلب اس ایکٹ کے تحت حکومت کے بنائے ہوئے قوائد کے مطابق بیان کردہ۔

m) Rules سے مراد ہے اس ایکٹ کے تحت بنائے جانے والے قوائد۔

n) ٹرانس جینڈر پرسن سے مراد ہے:

i- ایسا شخص جو مخنث ہو یعنی اُس میں مرد اور عورت دونوں کے جنسی اعضا پائے جاتے ہوں۔

ii- ایسا مخنث جسے پیدائش کے وقت مرد قرار دیا گیا ہو تاہم بعد میں آپریشن یا جراحی کے عمل سے گزرا ہو۔

iii- ایک ٹرانس جینڈر مرد، ٹرانس جینڈر عورت، خواجہ سرا یا کوئی اور شخص جس کی جنسی شناختی معاشرے میں عمومی طور پر پائی جانے والی فطری جنسی اور اس حوالے سے پیدائش کے وقت دی جانے والی شناخت اور اُس کے تقاضوں سے ہٹ کر ہو۔

iv- اس ایکٹ میں بیان نہ کیے جانے والے کسی لفظ یا اظہار کا وہی مطلب لیا جائے گا جو کوڈ آف کرمنل پراسیجر ۱۸۹۸ء یا پاکستان پینل کوڈ ۱۸۶۰ء میں درج ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب

ٹرانس جینڈر پرسن کی شناخت کی منظوری

۳۔ٹرانس جینڈر پرسن کی جنسی شناخت: i) ایکٹ کے تحت کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ اُس کی وہی جنسی شناخت تسلیم کی جائے جو وہ خود سمجھے یا طے کرے۔

ii) سب سیکشن ون (i) کے تحت ہر ٹرانس جینڈر پرسن کو اس کا حق حاصل ہوگا کہ اُس کی تسلیم شدہ جنسی شناخت کو محض NADRA تک محدود نہ رکھا جائے تا کہ تمام سرکاری امور میں تسلیم کیا جائے۔

iii) پاکستان کے ہر شہری کی طرح ٹرانس جینڈر پرسن کو بھی حق حاصل ہوگا کہ اٹھارہ سال کا ہونے پر اپنی ظاہر شدہ جنسی شناخت کے تحت NADRA سے قومی شناختی کارڈ، بی آر سی، ڈرائیونگ لائسنس اور پاسپورٹ حاصل کرے۔

iv) ٹرانس جینڈر پرسن کو حق حاصل ہوگا کہ نادرا آرڈیننس ۲۰۰۰ء کے تحت جاری کردہ شناختی کارڈ، بی آر سی، ڈرائیونگ لائسنس یا پاسپورٹ میں اپنی سوچی سمجھی جنسی شناخت درج کرائے۔

تیسرا باب

بعض امور کی ممانعت

۴۔امتیاز برتے جانے کی ممانعت: درجِ ذیل امور کی بنیاد پر کوئی بھی شخص کسی ٹرانس جینڈر پرسن سے امتیازی سلوک روا نہیں رکھ سکے گا۔

a) تعلیمی اداروں میں یا خدمات کے حوالے سے انکار یا ناروا سلوک۔

b) ملازمت، تجارت یا پیشے کے معاملے میں ناروا، امتیازی سلوک

c) ملازمت یا کام دینے سے انکار یا ملازمت ختم کرنا۔

d) صحتِ عامہ سے متعلق سہولتوں کی فراہمی سے انکار یا ناروا سلوک

e) عوام کے لیے مختص سہولتوں (رہائش، اشیا و خدمات، فوائد، مواقع وغیرہ) سے مستفید ہونے سے روکا جانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

f) نقل وحرکت، محفوظ سفر یا پبلک ٹرانسپورٹ سے مستفید ہونے سے روکنا۔

g) رہائش، کرایہ داری، کسی بھی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی خریداری سے روکا جانا۔

h) کسی بھی سرکاری یا نجی عہدے کے لیے امیدوار ہونے سے روکا جانا یا اس حوالے سے ہراساں کیا جانا۔

i) ٹرانس جینڈر پرسن جس سرکاری یا نجی ادارے میں یا اُس کے ماتحت ہو وہاں اُسے خدمات کے حصول سے روکنا یا ناروا سلوک کرنا۔

۵۔ ہراساں کرنے کی ممانعت: اس ایکٹ میں بیان کردہ ٹرانس جینڈر پرسنز کو صنفی یا جنسی شناخت، جنس کے اظہار و اعلان کی بنیاد پر گھر کے اندر اور باہر ہراساں کرنا ممنوع ہے۔

چوتھا باب

حکومت کی ذمہ داریاں

۶۔ حکومت کی ذمہ داریاں: حکومت اس بات کی پابند ہوگی کہ ٹرانس جینڈر پرسنز کو معاشرے میں بھرپور زندگی بسر کرنے سے متعلق ماحول کی فراہمی یقینی بنائے۔ اس حوالے سے درج ذیل خدمات کی فراہمی مجوزہ ہے:

a) ٹرانس جینڈر پرسنز کے ریسکیو، تحفظ اور بحالی کے لیے پروٹیکشن سینٹرز اور سیف ہاؤسز کا قیام اور انہیں طبی سہولتیں، نفسی پیچیدگیاں دور کرنے سے متعلق مشاورت اور خصوصی تعلیم فراہم کرنا۔

b) کسی بھی جرم یا جرائم میں ملوث ٹرانس جینڈر پرسنز کے لیے الگ جیل یا حراستی مرکز وغیرہ کا قیام۔

c) ٹرانس جینڈر پرسنز کے حقوق کا تحفظ یقینی بنانے کی خاطر محض قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں اور طبی اداروں کے ملازمین ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام سرکاری ملازمین کے لیے بھی وقتاً فوقتاً آگاہی کا اہتمام کرنا۔

d) ٹرانس جینڈر پرسنز کو بہتر اور باعزت روزگار کمانے کے قابل بنانے کے لیے پیشہ ورانہ تربیت کے اداروں کا قیام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

e) چھوٹے اور آسان قرضوں یا گرانٹس کے ذریعے ٹرانس جینڈر پرسنز کو چھوٹے پیمانے کا کاروبار شروع کرنے کی تحریک دینا۔

f) اس ایکٹ کے مندرجات پر عمل یقینی بنانے کے لیے دیگر ضروری اقدامات کرنا۔

پانچواں باب

ٹرانس جینڈر پرسنز کے حقوق کا تحفظ

۷۔ ورثے یا ترکے میں حق: 1) قانونِ وراثت کے مطابق ترکے یا ورثے کی تقسیم کے حوالے سے کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن سے کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔

2) پاکستان کے قانونِ وراثت کے مطابق اور قومی شناختی کارڈ میں درج شدہ جنس کی بنیاد پر ترکے میں ٹرانس جینڈر پرسن کے حصے کا تعین کیا جائے گا۔

3) ٹرانس جینڈر پرسن کا حصہ اس طور ہوگا۔

i) ٹرانس جینڈر مرد کے لیے مرد کا حصہ۔

ii) ٹرانس جینڈر عورت کے لیے عورت کا حصہ۔

iii) جن ٹرانس جینڈر پرسنز میں مرد اور عورت دونوں کے جنسی اعضاء پائے جاتے ہوں یا پیدائش کے وقت جنس کا تعین ممکن نہ ہوا اُن کے معاملے میں توارث یا ترکے کے حوالے سے درجِ ذیل مشمولات ہوں گے:

a) اٹھارہ سال کی عمر تک پہنچنے پر اگر جنسی شناخت ٹرانس جینڈر مرد ہو تو مرد کا حصہ۔

b) اٹھارہ سال کی عمر تک پہنچنے پر اگر جنسی شناخت ٹرانس جینڈر عورت ہو تو عورت کا حصہ۔

c) اٹھارہ سال کی عمر تک پہنچنے پر بھی اگر جنسی شناخت کا تعین نہ ہو پائے تو ترکے میں حصہ دو مردوں اور ایک عورت کے عمومی حصے کی بنیاد پر طے ہوگا۔

d) اٹھارہ سال سے کم عمر میں میڈیکل آفیسر کی طرف سے طے کردہ جنسی شناخت کی بنیاد پر معاملات طے ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ تعلیم کا حق:1) اگر ٹرانس جینڈر پرسن نے تمام تقاضے پورے کیے ہوں تو کسی بھی سرکاری یا نجی تعلیمی ادارے میں اُس سے کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔

2) تمام تعلیمی ادارے تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیل کود اور تفریحی سرگرمیوں کے حوالے سے بھی یکساں مواقع فراہم کریں گے۔

3) حکومت آئین کے آرٹیکل ۲۵۔اے کے تحت تمام ٹرانس جینڈر پرسنز کو مفت لازمی تعلیم کی سہولت فراہم کرنے کی پابند ہوگی۔

4) کسی بھی سرکاری یا نجی تعلیمی ادارے کے لیے یہ بات خلافِ قانون ہے کہ وہ کسی بھی فرد کو جنسی شناخت کی بنیاد پر داخلہ دینے سے انکار کرے، بشمول (نہ کہ محدود):

a) یہ طے کرنا کہ کسے داخلہ دیا جائے اور کسی نہ دیا جائے۔

b) داخلے کی بنیادی شرائط میں تبدیل کی جائے۔

c) تعلیمی ادارے میں فراہم کی جانے والی تربیتی سہولتوں تک رسائی سے انکار یا رسائی روکنا۔

d) طلبہ کے لیے قائم اور فعال سہولتوں سے مستفید ہونے سے کسی بھی فرد کو محض جنسی شناخت کی بنیاد پر روکنا۔

۹۔ ملازمت کا حق:1) حکومتِ پاکستان آئین کے آرٹیکل 18 کے تحت ٹرانس جینڈر پرسنز کو ملازمت، ملازمت کے مواقع یا پھر کوئی کاروبار شروع کرنے کی سہولت فراہم کرنے کی پابند ہوگی۔

2) کوئی بھی ادارہ یا محکمہ کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن سے ملازمت، ترقی، تقرر، تبادلے اور دیگر متعلقہ معاملات میں کوئی امتیاز نہیں برتے گا۔

3) کسی بھی آجر کے لیے یہ خلافِ قانون ہوگا کہ وہ کسی بھی فرد سے محض جنسی شناخت کی بنیاد پر امتیاز برتے:

www.kitabosunnat.com

a) یہ طے کرنا کہ کسے ملازمت دی جائے اور کسے نہیں

b) ملازمت کی شرائط تبدیل کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

c) کسی بھی ملازم کو ملازمت کے حصول سے روکنا یا رسائی محدود کرنا، ترقی، تقرر، تبادلے اور دیگر متعلقہ امور میں امتیاز برتنا۔

d) ملازم کو برطرف کرنا۔

e) ملازم کو کسی بھی دوسرے طرف سے منفی طرزِ عمل کا نشانہ بنانا۔

۱۰۔حقِ رائے دہی۔: کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن کو قومی، صوبائی اور مقامی انتخاب میں ووٹ ڈالنے سے نہیں روکا جاسکے گا

ٹرانس جینڈر پرسن کی پولنگ اسٹیشن تک رسائی قومی شناختی کارڈ میں اُس کی جنسی شناخت کے اندراج کی بنیاد پر ہوگی۔

۱۱۔عوامی عہدہ رکھنے کا حق: 1) کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن کو انتخاب کے ذریعے کوئی بھی عوامی عہدہ رکھنے سے محض جنسی شناخت کی پر روکنا امتیازی سلوک کہلائے گا۔

۱۲۔صحتِ عامہ سے متعلق سہولتوں سے مستفید ہونے کا حق

حکومت کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن سے امتیازی سلوک کی روک تھام کے لیے درج ذیل اقدامات کرنے کی پابند ہوگی۔

a) طبی نصاب پر نظر ثانی اور ڈاکٹروں سمیت پورے طبی عملے کے لیے تحقیق کا اہتمام تاکہ وہ، پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی طے کردہ حدود میں کام کرتے ہوئے، ٹرانس جینڈر پرسنز کی ضرورت کے مطابق علاج کی سہولت فراہم کرنے کے اہل ہوں۔

b) اسپتالوں اور دیگر طبی مراکز میں ٹرانس جینڈر پرسنز کے لیے موزوں ماحول کی فراہمی یقینی بنانا۔

c) جنسی بنیاد پر فراہم کی جانے والی طبی اور نفسی سہولتوں تک تمام ٹرانس جینڈر پرسنز کی رسائی ممکن بنانا۔

۱۳۔اجتماع کا حق: 1) حکومتِ پاکستان آئین کے آرٹیکل ۱۶ کے تحت ٹرانس جینڈر پرسنز کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے اجتماع کے حق کا تحفظ یقینی بنائے۔

2) حکومت ٹرانس جینڈر پرسنز کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔

3) نظمِ عامہ برقرار رکھنے کے لیے بیان کردہ قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے کسی بھی فرد سے محض جنسی شناخت کی بنیاد پر امتیاز نہ برتنا، ہراساں نہ کرنا۔

۱۴۔ عوامی مقامات تک رسائی کا حق: 1) کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن کو کسی بھی عوامی مقام، تفریحی مرکز یا مذہبی سرگرمیوں کے لیے مختص عمارت وغیرہ میں داخل ہونے سے محض جنسی شناخت کی بنیاد پر نہیں روکا جا سکے گا۔

2) حکومتِ پاکستان آئین کے آرٹیکل ۲۶ کے تحت کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن کی عوامی مقام تک رسائی ممکن بنائے گی۔

3) سب سیکشن (۱) میں بیان کردہ عوامی مقامات تک ٹرانس جینڈر پرسنز کی رسائی روکنا خلافِ قانون ہوگا۔

۱۵۔ جائیداد یا املاک رکھنے کا حق: 1) کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن کو محض جنسی شناخت کی بنیاد پر املاک کی خریداری یا کرائے پر لینے سے روکا نہ جا سکے گا۔

2) کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن کو صرف جنسی شناخت کی بنیاد پر کوئی پراپرٹی کرائے پر دینے سے انکار خلافِ قانون ہوگا۔

۱۶۔ بنیادی حقوق کی ضمانت: آئین کے پہلے باب کے دوسرے حصے میں بیان کردہ تمام بنیادی حقوق ٹرانس جینڈر پرسنز کو بھی میسر ہوں گے۔

(2) سب سیکشن (1) میں بیان کردہ بنیادی حقوق فراہم کرنا حکومتِ پاکستان کی ذمہ داری ہے اور اس حوالے سے محض جنسی شناخت کی بنیاد پر کسی بھی نوع کے امتیازی سلوک کی کوئی گنجائش نہیں۔

۱۷۔ خلاف ورزی اور سزا: 1) کسی بھی ٹرانس جینڈر پرسن کو گداگری پر مجبور کرنے والے فرد کو ۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ تک قید اور ۵۰ ہزار روپے تک جرمانے کا سامنا ہو سکتا ہے۔

چھٹا باب

نفاذ کا طریق کار

۱۸۔ آئین، تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء، کوڈ آف کرمنل پراسیجر مجریہ ۱۸۹۸ء یا کوڈ آف سول پراسیجر مجریہ ۱۹۰۸ء کے علاوہ کوئی بھی ٹرانس جینڈر پرسن کسی بھی نوع کی حق تلفی کی صورت میں وفاقی محتسب، نیشنل کمیشن فار اسٹیٹس آف ویمین اور نیشنل کمیشن فار ہیومن رائٹس میں شکایت درج کرا سکتا ہے۔

ساتواں باب

متفرقات

۱۹۔ جب کوئی ایک کسی دوسرے ایکٹ پر اثر انداز ہو رہا ہو: یہ قانون ایک خاص یا عبوری مدت کے لیے کسی دوسرے قانون پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

۲۰۔ حکومت کو قواعد مرتب کرنے کا اختیار: حکومت کسی بھی نوٹیفکیشن کے ذریعے اس ایکٹ کے مقاصد کا حصول یقینی بنانے سے متعلق قواعد مرتب اور نافذ کر سکتی ہے۔

۲۱۔ مشکلات دور کرنے کا اختیار: اگر اس قانون کے مندرجات کے مطابق طے کردہ مقاصد کا حصول ممکن نہ ہو تو حکومت گزٹ نوٹیفکیشن کی اشاعت کے ذریعے اس قانون پر موثر عملدرآمد کے ایسے خصوصی اقدامات کر سکتی ہے جو اُسے ضروری محسوس ہوں اور جن کے ذریعے مطلوب مقاصد کا حصول ممکن بنانے کی راہ میں حائل مشکلات دور ہو سکتی ہوں۔

اس ایکٹ کے آغاز کے دو سال پورے ہونے پر کوئی بھی حکم نامہ جاری نہیں کیا جا سکے گا۔

اغراض و مقاصد کا بیان

ٹرانس جینڈر پرسنز ملک کے محروم ترین طبقات میں سے ہیں۔ انہیں معاشرتی مقاطعے، امتیازی سلوک، تعلیمی سہولتوں کے فقدان، بے روزگاری، طبی سہولتوں سے محرومی اور دوسرے بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مسائل کا سامنا ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے ۲۰۰۹ء میں رولنگ دی تھی کہ ملک کا کوئی بھی قانون کسی بھی مخنث (خواجہ سرا یا ٹرانس جینڈر) کو بنیادی حقوق سے محروم نہیں رکھتا۔ آئین کا آرٹیکل ۲۵ تمام شہریوں کو قانون کی نظر میں برابر قرار دیتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل ۲۵ کی شق ایک اور آرٹیکل ۲۷ کی شق ایک کسی بھی شہری سے محض جنسی یا صنفی بنیاد پر امتیاز برتنے کی سختی سے ممانعت کرتی ہے۔ آئین کے آرٹیکل ۱۹ کے تحت تمام شہریوں کو اظہار رائے کی مکمل آزادی ہے مگر پھر بھی ٹرانس جینڈرز سے امتیازی سلوک روا رکھنے کا سلسلہ جاری ہے۔

دی ٹرانس جینڈر (پروٹیکشن آف رائٹس) ایکٹ مجریہ ۲۰۱۷ء چاہتا ہے کہ:

i) ٹرانس جینڈر پرسن کی تعریف متعین کی جائے

ii) ٹرانس جینڈرز پرسنز سے امتیازی سلوک ختم کیا جائے

iii) ٹرانس جینڈر پرسنز کو تمام تسلیم شدہ حقوق دیے جائیں اور اپنی مرضی کے مطابق جنسی شناخت بھی قبول کی جائے

iv) ملازمت، تقرر، ترقی، تعلیم اور دیگر تمام متعلقہ امور میں ٹرانس جینڈر پرسنز سے کوئی امتیاز روا نہ رکھا جائے

v) ٹرانس جینڈر پرسنز کے لیے حکومت کی طرف سے عمومی بہبود کے اقدامات یقینی بنائے جائیں۔

یہ بل مندرجہ بالا تمام مقاصد کا حصول یقینی بنانا چاہتا ہے۔

سینیٹر روبینہ خالد، سینیٹر روبینہ عرفان، سینیٹر ثمینہ سعید، سینیٹر کلثوم پروین

سینیٹر کریم احمد خواجہ، ممبر زانچارج

ooo

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹرانس جینڈر ایکٹ مجریہ ۲۰۱۸ء میں ترامیم

سینیٹر مشتاق احمد خان

درج ذیل مقاصد کے حصول کے لیے ٹرانس جینڈر پرسنز (پروٹیکشن آف رائٹس) ایکٹ مجریہ ۲۰۱۸ء میں مزید ترامیم پیش کرنا ضروری ہیں۔

مجوزہ ترامیم: ۱۔ مختصر عنوان اور آغاز۔ اس ایکٹ کو ''ٹرانس جینڈر پرسنز (پروٹیکشن آف رائٹس) (ترمیمی) ایکٹ مجریہ ۲۰۲۱ء'' کہا جا سکتا ہے۔

(۱) یہ فوری طور پر نافذ ہوگا۔

۲۔ سیکشن ۱، ایکٹ XIII میں ترمیم۔ ٹرانس جینڈر پرسنز (پروٹیکشن آف رائٹس) ایکٹ مجریہ ۲۰۱۸ء کے سیکشن XIII کے حوالے سے سیکشن ۲(۲) کی کلاز (n) پیراگراف (ii) اور (iii) کو حذف کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ ایکٹ XIII کے سیکشن ۳ میں درج ذیل ترامیم تجویز کی جاتی ہیں۔

a۔ سب سیکشن (۱) کے الفاظ ''متعلقہ فرد کی اپنی سوچی سمجھی جنسی شناخت'' کو ''میڈیکل بورڈ کے مشورے کے مطابق'' سے تبدیل کیا جائے۔

b۔ سب سیکشن (۲) کے الفاظ ''متعلقہ فرد کی اپنی سوچی سمجھی جنسی شناخت'' کو ''میڈیکل بورڈ کے مشورے کے مطابق'' سے تبدیل کیا جائے۔

C۔ سب سیکشن (۳) کے الفاظ ''متعلقہ فرد کی اپنی سوچی سمجھی جنسی شناخت'' کو ''میڈیکل بورڈ کے مشورے کے مطابق'' سے تبدیل کیا جائے۔

d۔ سب سیکشن (۴) کے الفاظ ''متعلقہ فرد کی اپنی سوچی سمجھی جنسی شناخت'' کو ''میڈیکل بورڈ کے مشورے کے مطابق'' سے تبدیل کیا جائے۔

۴۔ ایکٹ XIII مجریہ ۲۰۱۸ء میں سیکشن ۳۔اے کی شمولیت۔ اس ایکٹ میں سیکشن ۳ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد نیا سیکشن ۳۔اے شامل کیا جائے جسے ''۳۔اے جینڈر ری اسائنمنٹ میڈیکل بورڈ'' کہا جائے گا۔

۱) ہر ضلع کے لیے ایک جینڈر ری اسائنمنٹ میڈیکل بورڈ قائم کیا جائے گا۔

۲) اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری کے معاملے میں جینڈر ری اسائنمنٹ میڈیکل بورڈ وزیر اعظم کی منظوری سے اور صوبوں کے معاملے میں متعلقہ وزیر اعلیٰ کی منظوری سے قائم کیا جائے گا۔

۳) جینڈر ری اسائنمنٹ میڈیکل بورڈ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہوگا:

i) ایک پروفیسر ڈاکٹر (کنوینر)

ii) ایک مرد جنرل سرجن (رکن)

iii) ایک خاتون جنرل سرجن (رکن)

iv) ایک ماہر نفسیات (رکن) اور

v) ایک چیف میڈیکل آفیسر (رکن، سیکرٹری)

۵۔ ایکٹ XIII مجریہ ۲۰۱۸ء کے سیکشن ۷ میں ترمیم۔ مذکورہ ایکٹ کے سیکشن ۷ کا سب سیکشن (۳) حذف کر دیا جائے۔

۶۔ ایکٹ XIII مجریہ ۲۰۱۸ء میں سیکشن ۱۲ کے بعد سیکشن ۱۲۔اے کا اضافہ کیا جائے۔ مجوزہ سیکشن کے الفاظ ہوں گے ''۱۲۔اے: جنس کے تعین کے لیے کی جانے والی سرجری یا کسی مرد یا عورت کے اعضائے پوشیدہ کی خصوصیات تبدیل کرنے کے حوالے سے کوئی اور علاج نفسیاتی خرابی یا جنسی پیچیدگی کے احتمال کی بنیاد پر ممنوع ہوگا۔''

اغراض و مقاصد اور اسباب کا بیان

دی ٹرانس جینڈر پرسنز (پروٹیکشن آف رائٹس) ایکٹ نمبر یہ ۲۰۱۸ء درج ذیل ممکنہ اثرات و نتائج کی بنیاد پر اسلامی تعلیمات اور پاکستان کے آئین کے مندرجات سے ہم آہنگ نہیں۔

۱۔ ہم جنسیت کی بنیاد پر شادی کی قانونی حیثیت

۲۔ قرآن میں بیان کردہ قانونِ وراثت کے منافی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔مسلم خواتین کی شناخت واحترام کی خلاف ورزی

۴۔جنس کی شناخت کو ایک ''موضوع'' میں تبدیل کرنا

متذکرہ بالا ایکٹ کو اسلامی شریعت اور آئین پاکستان کے مندرجات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے چند ترامیم تجویز کی گئی ہیں۔

یہ (ترمیمی) بل مذکورہ بالا مقاصد کا حصول یقینی بنانے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

(دستخط)

سینیٹر مشتاق احمد خان ممبر انچارج

ooo

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹرانس جنڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کے پاکستانی معاشرے پر منفی اثرات

سید عارف شیرازی

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے بعد اپنے بارے میں فرمایا کہ۔" فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ " پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، سب کاریگروں سے اچھا کاریگر ہے۔ جبکہ انسان کو پیدا کرنے کے بعد اس کو اشرف المخلوقات قرار دیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا" یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے مراحل کو بھی خود ہی سورت المؤمنون میں اس طرح بیان کیا، یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا، پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا پھر دوسری بناوٹ میں اس کو پیدا کر دیا۔ یعنی انسان کو نطفہ سے علقہ اور علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے ہڈیاں اور ہڈیوں پر گوشت اور ایک نئے انسان کی اس طرح تخلیق مکمل کر دی، تخلیق کے اس مرحلے سے تمام انسانوں کو گزرنا پڑتا ہے۔ نبی ﷺ کی احادیث میں یہ بات مذکور ہے کہ جب انسان کا استقرار حمل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں ایک فرشتہ کو مقرر کر دیتا ہے وہ اللہ سے گزارش کرتا ہے کہ اے اللہ یہ نطفہ ہے پھر کچھ عرصہ بعد وہ اللہ سے کہتا ہے کہ اے اللہ یہ علقہ ہے پھر کچھ عرصہ بعد فرشتہ کہتا ہے یا اللہ یہ مضغہ ہے پھر جب اللہ اس کی تخلیق اور پیدائش کا فیصلہ فرماتا ہے تو وہ فرشتہ پوچھتا ہے کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی، پھر وہ پوچھتا ہے کہ وہ نیک بخت ہے یا بدبخت پھر وہ فرشتہ پوچھتا ہے کہ وہ رزق کتنا پائے گا اور آخر میں فرشتہ پوچھتا ہے کہ وہ عمر کتنی پائے گا یہ سب کچھ فرشتہ اللہ سے پوچھ کر لکھتا رہتا ہے اور پھر جب یہ سب کچھ مکمل ہو جاتا ہے تو اللہ کے حکم سے اس بچے میں روح پھونک دی جاتی ہے اور بچہ کی مقررہ وقت پر پیدائش ہو جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن سلامؓ علماء یہود میں سے بڑے عالم تھے یہود ان کی بڑی عزت وتکریم کرتے تھے جب نبی ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ گئے تو عبداللہ بن سلامؓ نبی ﷺ سے ملنے گئے اور انھوں نے نبی ﷺ نے تین سوالات کیے اور ساتھ کہنے لگے کہ ان کا جواب نبی کے بغیر کوئی نہیں دے سکتا۔ پہلا سوال انھوں نے یہ کیا کہ قیامت کی پہلی نشانی بتایئے، دوسرا سوال یہ کیا کہ جب اہل ایمان جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ پہلی مہمانوازی کس چیز سے فرمائیں گے اور تیسرا سوال یہ کیا کہ بچہ ماں کے پیٹ میں لڑکا یا لڑکی کیسے بنتا ہے اور وہ ماں یا باپ سے کیسے مشابہت اختیار کرتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے پہلے سوال کا یہ جواب دیا کہ مشرق سے ایک آگ نکلے گی جو سارے انسانوں کو مغرب کی طرف دھکیلے گی۔ دوسرے سوال کا یہ جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ مچھلی کے جگر کے گوشت سے جنتیوں کی پہلی مہمانوازی کرے گا، اور تیسرے سوال کا یہ جواب دیا کہ مرد کی منی سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زرد رنگ کی ہوتی ہے جماع کے دوران اگر مرد کی منی سبقت لے جائے تو بچہ لڑکا پیدا ہوتا ہے اور اگر ماں کی منی سبقت لے جائے تو بچہ لڑکی ہوتا ہے۔ اور اسی سبقت کو ماں یا باپ کی مشابہت کی وجہ قرار دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے آج سے چودہ سو پچاس سال پہلے یہ سائنسی توجیہات پیش کیں آج سائنس اس بات کو ثابت کر رہی ہے کہ انسان کے جسم کے خلیے کی تخلیق ۴۶ کروموسوم سے ہوتی ہے کروموسوم DNA سے بنتا ہے اور ہر جین جسم کی ضرورت کے مطابق پروٹین بناتا ہے اور انسانی جسم کا پورا نظام اعصابی اور ہارمونل نظام کے کنٹرول میں ہوتا ہے پھر ان کروموسوم ہی کے ذریعے بچہ میں لڑکے یا لڑکی کے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔

دنیا میں بچوں کی پیدائش کے دوران بعض بچے جسمانی لحاظ سے معذور پیدا ہوتے ہیں کبھی کوئی اندھا، یا بہرا یا لنگڑا یا کوئی دوسری جسمانی کمزوری لے کر پیدا ہوتا ہے بالکل اسی طرح بعض بچے اپنے ری پروڈکٹیو سسٹم میں کچھ کمزوری لے کر پیدا ہوتے ہیں، اس طرح کے بچے بسا اوقات مردانہ اور زنانہ دونوں اوصاف لے کر پیدا ہوتے ہیں، یعنی ان میں کچھ بچے مردانہ اور کچھ زنانہ اوصاف لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح کے اوصاف کے بچوں کو شریعت کی اصلاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مخنث کہا جاتا ہے مخنث دو طرح کے ہوتے ہیں مخنث غیر مشکل اور مخنث مشکل، مخنث غیر مشمل وہ ہوتے ہیں جن کے میل اور فی میل اوصاف بچپن یا لڑکپن میں واضح ہو جاتے ہیں کہ ان میں مردانہ اوصاف زیادہ ہیں یا زنانہ تو ان کو مردانہ یا زنانہ میں ہی شمار کیا جائے گا اور ان پر شریعت کے مردانہ اور زنانہ قوانین ہی لگائے جائیں گے۔ لیکن مخنث مشکل وہ ہوتا ہے جو مردانہ اور زنانہ دونوں اعضاء کے حامل ہوتا ہے وہ دونوں اعضاء سے پیشاب بھی کرتا ہے یا بسا اوقات مخنث مشکل وہ ہوتا ہے کہ جس میں صرف پیشاب کے سوراخ ہوتے ہیں باقی ری پروڈیکٹیو سسٹم نہیں ہوتا ایسے مخنث کو بھی مشکل تصور کیا جاتا ہے، ایسا مخنث جب بڑی عمر کو پہنچتا ہے تو اس پر مردانہ یا زنانہ اوصاف کچھ نہ کچھ واضح ہو جاتے ہیں یا جوانی میں ایسے مخنث کے میلان کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ عورتوں میں دلچسپی لیتا ہے یا مردوں میں دلچسپی رکھتا ہے اس طرح سے بھی اس کے میل یا فی میل ہونے کا یقین ہو جاتا ہے اور پھر شریعت کے قوانین بھی اسی طرح ان پر بھی لاگو ہوں گے۔

آج ہمارے معاشرے میں مخنث کے ساتھ ظلم و زیادتی ہوئی ہے ان کو بنیادی حقوق سے بھی محروم رکھا گیا ہے، عموماً ہمارے معاشرے میں ایسے پیدا ہونے والے بچوں کو مخنث کے گرو کے حوالہ کر دیا جاتا ہے اور وہ ان بچوں کی پرورش کے ساتھ ساتھ ان کو استعمال بھی کرتے ہیں یہ ایسے بچے ہوتے ہیں جن کو تعلیم و صحت کی سہولیات سے عموماً محروم رکھا جاتا ہے۔ معاشرے میں ان کے لیے ملازمت کے مواقع کم ہوتے ہیں یہاں تک کہ ان لوگوں کو شناختی کارڈ بھی جاری نہ کیا جاتا تھا۔ ایسے بچوں کو ماں باپ کی وراثت سے بھی عموماً محروم رکھا جاتا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی ایک خاص کمیونٹی کے اندر ہی رہ کر گزر بسر کرتے تھے یا مانگ تانگ کر گزر اوقات کرتے تھے یا پھر معاشرہ کا بدکردار طبقہ ان کو اپنے مخصوص مقاصد کے لیے استعمال کرتا تھا، چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کے دور میں ان کے لیے شناختی کارڈ کا اجراء اور ووٹ دینے کا حق اور دیگر بنیادی حقوق کی طرف حکومت وقت کو متوجہ کیا گیا اس کے بعد سے الحمدللہ اس طبقہ کو بھی کچھ بنیادی حقوق دیے جانے لگے جس کو ملک پاکستان کے دینی طبقہ نے بھی نیک شگون قرار دیا اور توقع کی جانے لگی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت وقت ان کے لیے دیگر بنیادی سہولیات کا بھی اعلان کرے گی تا کہ یہ لوگ بھی اس معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں۔

گذشتہ دس سالوں سے ہمارے معاشرے میں ایک نئے طبقہ نے جنم لیا، جن کی سرپرستی بیرون ممالک کے سفیرا اور Ngos کرنے لگیں ان کے کئی اجلاس مغربی سفارت خانوں میں ہوئے جن کے خلاف پاکستان کے مسلمان معاشرے میں ہلکا پھلکا احتجاج بھی ہوا یہ نیا طبقہ ''ہم پرست طبقہ'' ہے جو چاہتا ہے کہ میرا جسم میری مرضی، میں چاہے اپنے آپ کو مرد قرار دوں یا عورت اس نئے طبقہ میں آزاد کماش عورتیں بھی شامل ہو گئیں جو گذشتہ کئی سالوں سے اس ملک میں اپنے حقوق کے لیے مظاہرے بھی کرتی ہیں۔ یہ آزاد خیال عورتیں اور ہم جنس پرست سب ملکر پاکستانی معاشرے کو بھی اپنے رنگ میں رنگنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن ان کو قانون سازی کے لیے کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا۔

سال ۲۰۱۸ء میں سینٹ کی چار خواتین نے ایک بل پیش کیا جس میں ظاہری طور پر یہ کہا گیا کہ یہ مخنث کے حقوق کا بل ہے کہ پاکستانی معاشرے میں مخنث کو حقوق دلانا ہی اس کا بنیادی مقصد ہے لیکن اس بل کو مخنث حقوق بل کے بجائے ٹرانس جینڈر بل کے نام سے پیش کیا گیا اور اس کی تعریف میں مخنث اور ہم جنس پرستوں سب کو شامل کر دیا گیا اور اس بل کو ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کا نام دیا گیا اور بعد ازاں سینٹ کے اختتامی سیشن جس میں نصف سینٹ فارغ ہو رہی ہوتی ہے جلدی جلدی اس بل کو منظور کروالیا گیا اور اس کو ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کا نام دیا گیا۔

اس ایکٹ سے جو لوگ استفادہ کر سکتے ہیں ایک تو ان میں مخنث کو رکھا گیا اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے لیکن اس ایکٹ کی تعریف میں مزید طبقات کو شامل کیا گیا ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو بائی برتھ مرد ہیں یا عورت لیکن کسی حادثہ سے دوچار ہو چکے ہیں یا پھر کسی اپریشن کی وجہ سے انھوں نے اپنا جینڈر تبدیل کر لیا وہ بھی اس ایکٹ سے استفادہ کریں گے اسی طرح اس ایکٹ کی تیسری تعریف میں ان تمام لوگوں کو بھی شامل کر لیا گیا جو اپنی پیدائش کی مردانہ یا زنانہ صنف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مطمئن نہیں ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ میں مکمل مرد ہوں لیکن مجھے زنانہ خیالات آتے ہیں اس لیے میں آج سے عورت ہوں اسی طرح کوئی بائی برتھ مکمل عورت یہ کہے کہ میں عورت ہوں لیکن مجھے مردانہ خیالات آتے ہیں اس لیے آج سے میں مرد ہوں تو قانون اس کے راستہ میں رکاوٹ نہیں بنے گا بلکہ یہ ایکٹ حکومتی اداروں کو مجبور کرے گا کہ وہ ادارے اس کی مدد کریں، اس ایکٹ کی تعریف میں ان مردوں کو بھی شامل کیا گیا ہے جو ہیں تو مکمل مرد لیکن انھوں نے اپنے ٹیسٹیز نکال کر اپنے آپ کو مردانہ صلاحیت سے محروم کر دیا ہو اب وہ بھی ٹرانس جینڈر کی تعریف میں شامل ہو جائے گا ان افراد کو ''یونک'' کہا جاتا ہے اور یہ بھی ٹرانس جینڈر رہوں گے۔

حکومت وقت اور اس کے ذیلی ادارے ٹرانس جینڈر میں شامل ان چاروں طبقات کو کیا سہولیات فراہم کریں گے کوئی بھی شخص خواہ وہ مرد ہو یا عورت وہ اپنی مرضی سے نادرا آفس میں جا کر اپنا جینڈر تبدیل کر کے مرد سے عورت اور عورت سے مرد کا شناختی کارڈ حاصل کر لے گا نادرا آفس اس سے کوئی پوچھ گچھ نہیں کر سکتا کہ اس کے پاس کسی میڈیکل بورڈ کی رپورٹ ہے یا کہ نہیں اسی طرح ڈرائیونگ لائسنس، پاسپورٹ، برتھ سرٹیفکیٹ، ب فارم سب کچھ وہ فرد تبدیل کروا سکتا ہے، یہ تمام سہولیات فراہم کرنے میں اگر کوئی قانون رکاوٹ بنے گا تو ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء ان تمام قوانین پر فائق ہوگا وہ ان تمام رولز کو ختم کر دے گا اس طرح کوئی بھی پاکستانی شخص یا بچہ اپنے والدین سے پوچھے بغیر ہی ان اداروں میں جائے اور یہ سہولیات حاصل کر لے، اب ایک فرد عورت سے مرد اور مرد سے عورت بن گئی ہے تو ہمارا ہیلتھ سسٹم اور ہسپتال ان کو تمام سہولیات فراہم کریں گے جو اس مرد یا عورت (ٹرانس جینڈر) کی ضرورت ہے مثلاً تمام ہسپتال ٹرانس جینڈر وارڈ قائم کریں گے ان وارڈز میں ٹرانس جینڈر کو ہارمونل تھراپی کی ضرورت ہے تو وہ ہارمونل تھراپی فری فراہم کریں گے، کسی کے چہرے یا جسم کے کسی مقام کی پلاسٹک سرجری کی ضرورت ہے تو ہسپتال وہ سرجری کرنے کا پابند ہوگا اسی طرح چہرے سے بالوں کو ہٹانے کی ضرورت ہے یا پھر ساؤنڈ پیچ کو درست کرنے کی ضرورت ہو تو حکومتی ادارے ان کو یہ سہولیات فراہم کرنے کے پابند ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وقت دنیا میں ایک تنظیم+Lgbtiq کام کر رہی ہے یہ تنظیم ہم جنس پرستوں کے حقوق منوانے اور ان کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے بنائی گئی ہے پاکستان میں ٹرانس جینڈر ایکٹ کی آڑ میں ہم جنس پرستی کو عام کرنا مقصود ہے+Lgbtiq دراصل انگریزی کے الفاظ کا مخفف ہے ہر لفظ ایک پس منظر رکھتا ہے انگریزی میں Lesbian, Gay, Bisexual Transgender, Intersex and Queer+ ۱۹۹۰ کے عشرہ میں یہ اصطلاح LGB سے ماخوذ تھی لیکن بعد میں LGBT کمیونٹی کے حوالے سے یہ اصطلاح استعمال کی جانے لگی بعد میں اس میں+Lgbtiq کا اضافہ کیا گیا۔ اس اصطلاح میں ''L'' سے مراد Lesbian ''لیزبین'' یعنی وہ لوگ جو زنانہ سے ہم جنس پرستی کرتے ہیں، ''G'' جی سے مراد ''Gay'' ''گے'' ہے یعنی وہ لوگ جو مردوں سے ہم جنس پرستی کرتے ہیں ''B'' ''بی'' سے مراد ''بائی سیکچوئل Bisexual'' یعنی ایسے لوگ جو مرد اور عورت دونوں جنسوں سے ہم بستری پر قائل رہتے ہیں۔ ''T'' ٹی'' سے مراد Transgender ٹرانس جینڈر'' ہے یعنی وہ لوگ جو اپنی پیدائشی جنس سے مطمئن نہ ہوں اور وہ اپنے جینڈر کو تبدیل کروانا چاہتے ہیں۔ ''Q'' کیو'' یعنی کوئیر Queer'' یعنی وہ لوگ جو کسی بھی قسم جنسی تقسیم کے ابھی قائل نہیں ہیں Queer کے اردو میں معنی ''عجیب'' کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کسی انسان کو مرد، عورت مخنث، ہم جنس پرست، یونیک میں تقسیم کرنا انسانی تعصب ہے، ''I آئی'' کے معنی ''انٹرسیکس Intersex'' کے ہیں جن کی پیدائش میں ابہام ہے یعنی وہ مخنث ہیں جبکہ ''+ مثبت'' کا نشان جنسی رجحانات اور جنسی تنوع کی عکاسی کرتا ہے۔+Lgbtiq دراصل یہ ایک ہم جنس پرستوں کی زبان ہے جو عمل ارتقاء سے گزر رہی ہے، اور اب ان اصطلاحات کے علاوہ جو نئی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں ان میں ''Furies فیوریز'' کا اضافہ ہوا ہے۔ فیوریز کے معنی وہ لوگ ہیں فیوری فن کا مظاہرہ کرتے ہیں مثلاً وہ لوگ جو جانوروں کی کھالوں کو استعمال کر کے جانوروں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں ان لوگوں کو بھی ٹرانس جینڈر میں شامل کیا جائے گا تا کہ یہ سارے لوگ فیوریز بن جائیں اور اپنا سیکس بھی جانوروں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح پورا کریں، اسی طرح ''یونک Eunuch '' کی اصطلاح یعنی وہ لوگ جو ''Testis ٹیسٹیز'' کو نکلوانے کے بعد اپنی مردانہ صلاحیتوں کو ختم کروا کر ٹرانس جینڈر میں شامل ہو جاتے ہیں۔

گذشتہ دس سالوں میں یہ تمام عناصر پاکستان میں آہستہ آہستہ منظم ہوتے ہوتے اب پاکستان کی اسمبلیوں سے قانون سازی کروانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اور اب وہ پاکستانی معاشرے کے خاندانی نظام کو توڑنا چاہتے ہیں تاکہ مسلم معاشرے میں ماں، بہن، پھوپھی، خالہ، دادی، نانی کی تفریق کو ختم کر دیا جائے اور جو مرد جہاں سے جنسی لذت حاصل کرنا چاہے وہ لذت حاصل کرے اور اس کے بعد وہ فارغ ہو جائے ماں باپ کو بچے پالنے کے جھنجٹ سے فارغ کر دیا جائے، بچوں کو باپ کے بجائے ماں سے اس کا نسب چلایا جائے جس طرح ''سنگل پیرنٹ بچے ولد زنا'' یعنی وہ بچے جن کو اپنے باپ کا نہیں معلوم آج مغربی معاشرے میں بہت بڑی تعداد میں ہیں اسی طرح مسلم معاشرے کے اندر بھی ان سب بچوں کو اور ان کی ماں کو حقوق دیئے جائیں اسی طرح اس ایکٹ کے ذریعے ایک عورت اپنے آپ کو مرد لکھوائے گی اور ایک مرد اپنے آپ کو عورت لکھوائے گا اب اس کے نتیجے میں مرد، مرد اور عورت عورت سے شادی کر سکے گی اس طرح ہمارے معاشرے میں ہم جنس پرستی کو عام کیا جائے گا۔ یہ ایسی قانون سازی ہے جس کی وجہ سے ہر گھر میں لڑائی شروع ہو جائے گی ایک عورت مرد بن کر اپنے بھائیوں سے وراثت میں پورا حصہ مانگے گی جس کی وجہ سے خاندانوں کے اندر شدید لڑائی شروع ہو جائے گی۔ جب کہ ایک عورت جب مرد بن جائے گی تو اس سے اسلام کا قانون شہادت بھی متاثر ہوگا کیونکہ اسلام مالی لین دین میں تحریر کا حکم دیتا ہے اور اس تحریر پر اپنے میں سے دو امانت دار مردوں کو گواہ مقرر کرنے کا حکم دیتا ہے اور ساتھ ہی حکم دیا جاتا ہے کہ اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنا لو تاکہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اس کو یاد کرا سکے۔ اب اس ٹرانس جینڈر ایکٹ کے ذریعے ایک عورت مرد بن گئی ہے تو وہ کہے گی کہ اب میری گواہی بھی ایک مرد کے برابر ہو گئی ہے، اس طرح اس سے اسلام کا قانون شہادت بھی متاثر ہو رہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ٹرانس جینڈر ایکٹ کی آڑ میں اب ہمارے تعلیمی نظام کو متاثر کیا جائے گا کیونکہ اس وقت کنیڈا میں تمام تعلیمی اداروں میں ٹرانس جینڈر پر سیمینار اور لیکچر ہوتے ہیں جن کی وجہ سے سال میں ایک دن مخصوص کیا جاتا ہے کہ کوئی بھی بچہ یا بچی اپنے اصلی جینڈر کو اگر تبدیل کروانا چاہے تو ان کو اس کی اجازت دی جاتی ہے بلکہ اگر بچوں کے ماں باپ اس راستہ میں رکاوٹ بنیں تو ان ماں باپ سے بچے اسٹیٹ لے جاتی ہے۔ آج ہمارے ملک میں بعض تعلیمی اداروں میں یہ اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں بچے ایک دوسرے کے لیز بین، گے، ہومو، فیوریز، ٹرانس جینڈر کی اصطلاحات سے پکارتے ہیں آخر کوئی تو ہے جو ہمارے تعلیمی اداروں میں ان اصطلاحات کو لا رہا ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک کے بعض تعلیمی اداروں کی دیواروں، دروازوں اور وائٹ بورڈز پر ''Raimbow ریمبو'' کے جھنڈے اور فلگ بنے ہوئے ہیں۔ دراصل Raimbow کے جھنڈے+Lgbtiq کے جھنڈے ہیں اور مختلف این جی اوز ہمارے ملک میں اس جھنڈے اور اس کی شرٹوں کو عام کر رہے ہیں۔ گذشتہ سال کراچی میں عورت مارچ میں تمام ہم جنس پرست شامل ہوئے اور وہ ریمبو فلگ اور ٹی شرٹوں کے ساتھ پروگرام میں شامل ہوئے اور اپنے جھنڈے لہراتے رہے۔

مغربی دنیا یہ چاہتی ہے کہ مسلم ممالک کے تمام لوگ اپنی جنسی ضرورت خواہ مردوں سے پوری کریں یا عورتوں سے پوری کریں لیکن اس میں کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہونی چاہیے بلکہ اب وہ اس سے بھی آگے جانا چاہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہسپتالوں میں جس طرح بلڈ بنک بنے ہوئے ہیں اسی طرح مردوں کے اسپرم بنک اور عورتوں کے ایگ بنک بنائے جائیں اب اگر کسی کو بچہ پیدا کرنا ہے تو اس کو نکاح کی ضرورت نہیں اور نہ ماں باپ بننے کی ضرورت ہے بلکہ بنک سے مرد کا اسپرم اور عورت کا ایگ لے کر ایک تیسری عورت کو کرایہ پر لیا جائے گا اسپرم اور ایگ کو لیبارٹری میں فرٹیلائیز کیا جائے گا اور پھر اس کو ایک کرائے کی عورت لے کر اس کے یوٹرس میں داخل کیا جائے گا اس طرح یہ بچہ پیدا ہونے کے بعد کرائے کی ماں ''سیروگیسٹ مدر'' اپنا کرایہ لے کر فارغ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گی جبکہ بچے کو اسٹیٹ پالے گی اور اس بچے کو کچھ معلوم نہ ہوگا کہ اس کی ماں کون ہے اور اس کا باپ کون ہے۔ بھارت میں سیروگیسی ایکٹ ۲۰۱۹ء میں منظور کیا گیا، ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۲۰۰۰ بچے اس طریقہ کار کے مطابق سالانہ پیدا کیے جاتے ہیں۔ سیروگیسٹ مدر اپنا معاوضہ لے کر بچہ پیدا کر کے فارغ ہو جاتی ہیں بھارت سالانہ ۲.۳ بلین ڈالر کما رہا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ آئندہ پاکستانی حکمرانوں پر بھی دباؤ ڈالا جائے گا کہ وہ ٹرانس جینڈر ایکٹ کے بعد سیروگیسی ایکٹ بھی پاس کریں۔ ہمارے ملک میں حکمران مغرب کے آلہ کار بن چکے ہیں اس سے پہلے بھی وہ ایسی ناکام کوششیں کر چکے ہیں مثلاً حقوق نسواں بل، ڈومیسٹک وائیلنس بل اور وقف بل یہ تمام کوششیں خلاف اسلام ہیں۔ ان حالات میں تمام اہل ایمان دینی جماعتوں، تعلیمی اداروں کے سربراہوں اور علماء کرام اور خواتین اسلام اور نوجوانان اسلام کو بیدار رہنے کی ضرورت ہے ابھی تک ٹرانس جینڈر ایکٹ سے ۳۰ ہزار کے قریب قریب لوگ اپنی جنس تبدیل کروا کر ٹرانس جینڈر میں شامل ہو چکے ہیں جبکہ مخنث بے چارے وہیں کے وہیں روڈوں پر رسوا ہو رہے ہیں۔

ooo

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹرانس جینڈر ۲۰۱۸ء مقاصد و مضمرات

ڈاکٹر تسنیم احمد، کراچی

Chapter 1

2 (e) جینڈر (Gender Expression) جنس کا اظہار): اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی فرد اپنی جنس کا تعین کر کے اس کو کیسے ظاہر کرتا ہے اور دوسرے لوگ اس کو کیسے سمجھتے ہیں؟

2 (f) جنس کی شناخت (Gender Identith): کا مطلب یہ ہے کہ ایک فرد اپنی انفرادی جنس، اپنی داخلی رجحان کی بنیاد پر کیسے متعین کرتا ہے، چاہے وہ اسے مرد، عورت یا دونوں یا ان میں سے کوئی بھی متعین نہ کرے اور چاہے وہ اس کی پیدائشی صنفی تشخیص سے مختلف ہی کیوں نہ ہو (اسے مانا جائے گا)۔

مضمرات: ان کا نتیجہ یہ ہوگا کوئی بھی مرد یا عورت کسی بھی موقع پر اپنی پیدائشی جنس کے الرغم اپنے شناختی کارڈ اپنی جنس تبدیل کر کے قانونی طور پر اس صنف کے افراد میں شامل ہو سکتا ہے اور ایسا کرنے سے اسے نہیں روکا جا سکتا۔

2 n III ٹرانس جینڈر فرد کی تعریف: ٹرانس جینڈر مرد یا ٹرانس جینڈر عورت، خواجہ سرا یا کوئی بھی دوسرا شخص جس کا صنفی تشخص معاشرتی و سماجی توقعات اور اقدار سے اس کے پیدائشی جنس تشخص سے مختلف ہو (ٹرانس جینڈر فرد تصور ہوگا)

مضمرات: یعنی دفعات III (e) (f) and (n) کے تحت معاشرے میں کوئی مرد یا عورت اپنی جنس کو اپنی پیدائشی جنس کے الرغم اپنی مرضی اور سوچ کے مطابق (بغیر کسی ڈاکٹر کے معائنے کے) تبدیل کر کے شناختی کارڈ میں اس کا اندراج کروا سکتا ہے اور اس طرح اس صنف کے افراد کے لیے متعین ثقافتی اور سماجی اور دیگر سہولیات وغیرہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Chapter 2

1۔ٹرانس جینڈر فرد (مرد یا عورت) کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی صنفی شناخت اپنی سوچ کے مطابق اس ایکٹ میں دیے گئے اطریقے کی بنیاد پر کرائے۔

مضمرات: جب کسی شخص کو یہ اختیار مل جائے گا کہ خود آزادانہ طور پر اپنی صنفی شناخت کے بارے میں فیصلہ کرسکتا ہے تو وہ موقع محل اور فائدے کے لیے قانونی طور پر اپنی جنس کو کبھی مرد یا عورت ظاہر کر سکے گا۔

2۔ذیلی سیکشن (1) کے تحت رجسٹرڈ ہر فرد کو یہ اختیار ہوگا کہ اپنی سوچ کے مطابق فیصلہ کر کے خود کو (NADRA) اور دوسرے تمام اداروں میں بطور مرد یا عورت رجسٹر کروائے۔

مضمرات: اس طرح ہر کوئی اپنی رجسٹرڈ صنف کے مطابق (دوسری صنف کے) متعلقہ معاملات میں بلا روک ٹوک شرکت کا مجاز ہوگا۔جس کے اخلاقی و معاشرتی اور سماجی تعلقات پر برے اثرات لامحدود ہوں گے اور معاشرتی نظام کی بنیاد ہی بے راہ روی پر پڑ جائے گی۔مثلاً ایک مرد خواہ خود کو عورت رجسٹرڈ کروا کے کسی رجسٹرڈ مرد سے نہ صرف اکٹھے رہنے بلکہ شادی کا مجاز بھی ہو جائے گا۔یہی صورت عورتوں سے شادی کی بھی ہوگی۔

3۔پاکستان کا ہر شہری جس کی عمر اٹھارہ (18) سال ہو اسے یہ اختیار ہوگا کہ وہ اپنی خواہش کے مطابق اپنے آپ کو مرد یا عورت کے طور شناختی کارڈ، پیدائشی سرٹیفکیٹ، ڈرائیونگ لائسنس اور پاسپورٹ وغیرہ کے لیے آرڈیننس (VII of 2000) 2000 یا کسی بھی دوسرے قانون کے مطابق رجسٹرڈ کروالے۔

4۔جس ٹرانس جینڈر فرد کو نادرا شناختی کارڈ جاری کر چکا ہے اس کو یہ اجازت اور اختیار حاصل ہوگا کہ شناختی، پیدائشی سرٹیفکیٹ، ڈرائیونگ لائسنس اور پاسپورٹ میں نادرا آرڈیننس (VII of 2000) 2000 کے مطابق اپنی مرضی کے صنف کا اندراج کرائے اور اپنی صنف (جنس) اور نام تبدیل کرائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضمرات: کوئی بھی فرد کسی بھی وقت اپنی جنس اور نام تبدیل کرنے کا مجاز ہوگا اور اسے قانونی تحفظ حاصل ہوگا اور اس طرح جسبِ ضرورت اور خواہش دوسری صنف کے مخصوص مفادات کو حاصل کر سکے گا، جس میں سکولوں اور کالجوں میں داخلے، وراثت اور نوکریوں کا حصول وغیرہ شامل ہوں گے اور اس طرح عورتوں کے حقوق پر خصوصی ضرب لگے گی، جن کے لیے پہلے ہی یہ مواقع محدود ہیں۔

Chapter 3

g، سیکشن 4 ٹرانس جینڈر افراد سے جداگانہ امتیازی سلوک کا تدارک: اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ٹرانس جینڈر افراد سے اس بنیاد پر علیحدہ (امتیازی) سلوک نہیں کیا جائے گا جس میں ان کو تفریحی پروگراموں، رہائشی سہولیات اور فوائد شامل ہیں۔ اسی طرح ان کو محفوظ سفری سہولیات، خرید وفروخت، منقولہ وغیر منقولہ جائیداد و وراثت کی سہولت بھی شامل ہے۔

مضمرات: سب سیکشن (e) (f) and (g) کے تحت کوئی بھی تعلیمی ادارہ، سفری اور دوسری سہولیات میں عورتوں کے لیے نشستیں مخصوص نہیں کر سکیں گے کیونکہ ایسی نشستوں پر ایسے ٹرانس جینڈر مردوں (جنہوں نے اپنے آپ کو عورت کے طور پر رجسٹرڈ کیا ہو ان نشستوں کے حقدار ٹھہریں گے۔ اس طرح نہ صرف معاشرے کی سماجی اور اخلاقی بنیادیں گرادی جائیں گی بلکہ عورتوں کے حقوق بھی مزید متاثر ہوں گے جو پہلے ہی کافی مشکل حالات سے دوچار ہیں۔

Chapter 4

a۔ اس سیکشن نے تحت حکومت کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ ٹرانس جینڈر افراد کے لیے نفسیاتی علاج، باہم مشاورت اور تعلیم بالغاں کا بندوبست کرے تاکہ ان کو معاشرے میں ضم کرنے میں آسانی پیدا کی جا سکے۔

مضمرات: اس سیکشن میں تسلیم کیا گیا ہے کہ ٹرانس جینڈر افراد کو نفسیاتی مسائل ہوتے ہیں اور ان کو علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن دوسری طرف وہ ان افراد کو اپنے بارے میں ایک بہت ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھمبیر مسئلے کا کل اختیاری فیصلہ کرنے کا مجاز بھی سمجھتی ہے جو سمجھ سے بالاتر ہے

c۔ جو ٹرانس جینڈر افراد کے بارے میں حساسیت پیدا کرنے اور ان کے لیے الگ جیل اور حراستی مراکز قائم کرنے کی پابندی اس مسئلہ کو حکومتی سطح پر ایسے افراد کی سرپرستی کرنا ہے تا کہ حکومتی سطح پر ایسا ماحول پیدا کیا جائے جس میں ٹرانس جینڈر افراد اطمینان سے اپنا کام جاری رکھ سکیں۔ جو حکومتی اہل کار ٹرانس جینڈر کے تصور سے اتفاق نہیں رکھتے ان کے لیے بھی اس پابندی پر عمل کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

Chapter 5

قانون وراثت: 1۔ ٹرانس جینڈر افراد کے بارے میں قانونِ وراثت میں کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا اور ان کو قانون کے مطابق حصہ ملے گا

2۔ ٹرانس جینڈر فرد کو وراثت میں موجود قانونِ وراثت کے مطابق ان کے شناختی کارڈ میں رجسٹرڈ جنس (مرد یا عورت) کا حصہ ہی ملے گا۔

مضمرات: وراثت میں حصہ لینے کے بعد شناختی کارڈ میں صنف کی تبدیلی پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ یہی صورت شادی، تعلیمی اداروں میں داخلے اور دوسرے معاملات میں بھی ہے کہ کوئی فرد جب چاہے اپنے مفاد کے لیے اپنی جنس تبدیل کر سکتا ہے۔ اس سے قانونی پیچیدگیاں اور بے پناہ افراتفری پھیلنے کا قوی امکان ہر وقت موجود ہوگا۔

اٹھارہ سال سے کم عمر کی صورت میں ڈاکٹر یہ فیصلہ کرے گا کہ اس کی غالب پیدائشی جنسی اعضاء کے مطابق کسی فرد کی صنف کیا ہوگی۔

مضمرات: یعنی ڈاکٹر کی رائے کی اٹھارہ سال پہلے تو اہمیت ہوگی لیکن اس عمر کے بعد ڈاکٹر کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی اور کوئی بھی مرد اپنے کو عورت مرد کے طور پر رجسٹر کر سکے گا۔ اس کے قانونی اور اخلاقی طور پر بہت مضر اثرات ہوں گے اور کئی موجودہ قوانین میں ترامیم کرنا پڑے گی۔

کس بھی سرکاری یا پرائیویٹ ادارے کے لیے پیدائشی جنس (کسی فرد کی رجسٹرڈ جنس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا صنفی بنیاد پر تفریق کرنے کا حق نہیں ہوگا چاہے وہ۔

(الف) داخلے کے لیے ہو۔

(ب) داخلے کے معیار و شرائط ہوں۔

(د) افراد کی ٹریننگ یا بیرونی تعلیمی مواقع سے متعلق ہو۔

(ر) طلباء سے جنس (پیدائش) یا صنفی تشخیص یا اظہار (جس کے مطابق وہ فرد رجسٹرڈ ہوا ہو) کی بنیاد پر کسی حق سے محروم نہیں کیا جا سکے گا۔

مضمرات: اس ایکٹ کے ذریعے سے کسی مرد (جس نے خود کو بطور عورت رجسٹر کیا) پر یہ پابندی نہیں لگائی جا سکتی کہ اسے خواتین کی درسگاہوں اور اداروں میں داخلے سے محروم رکھا جائے۔ اس طرح ان تمام خواتین کے حقوق کو پامال کر دیا گیا ہے جو صرف ایسے اداروں میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں جہاں صرف خواتین ہوں۔ یورپ اور امریکا میں بھی خواتین کے لیے الگ اور مخصوص ادارے موجود ہیں لیکن مملکت خداداد پاکستان میں خواتین کو اس حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔

کسی بھی ادارے کے مالک (آجر) کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ وہ اپنے ادارے میں جنس اور رجسٹرڈ یا اظہار شدہ صنف کی بنیاد پر کسی سے امتیازی سلوک کرے۔

مضمرات: یہ فیصلہ نہ صرف سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے (جس کی بنیاد پیدائشی جنس پر ہے) کے بھی خلاف ہے اور اس سے اداروں میں غیر یقینی کیفیت اور افراتفری جنم لے گی۔

مضمرات: اگر کسی عورت نے خود کو مرد کے طور پر رجسٹرڈ کیا ہے تو اسے یہ حق ہوگا کہ وہ مسجد میں مردوں کی صف میں کھڑی ہو کر نماز میں شرکت کرے۔ اسی طرح اگر مرد نے خود کو عورت کے طور پر رجسٹرڈ کیا ہے تو وہ مسجد میں عورتوں کے لیے مخصوص جگہ / صفوں میں کھڑا ہونے کا قانونی طور پر حقدار ہے۔ یہ نہ صرف اسلام کی بنیادی تعلیمات کے خلاف ہے بلکہ معاشرتی طور پر بھی ناقابل قبول ہے۔ اسی طرح ان لوگوں پر عورتوں کے لیے مخصوص پارک اور تفریحی مقامات میں جانے پر بھی کوئی پابندی نہیں لگا سکے گا اور اس کی قباحتیں اتنی واضح ہیں کہ شاہد بیان کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ٹرانس جینڈر افراد کو عوامی مقامات پر جانے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ یہ آئین پاکستان کی دفعہ 26 کے مطابق (ان کا حق) ہے۔

ٹرانس جینڈر افراد کو سیکشن (1) میں بیان کردہ عوامی مقامات پر جانے سے روکنا غیر قانونی ہوگا۔

مضمرات: ٹرانس جینڈر مرد جو خود کو عورت کی حیثیت میں رجسٹر کر چکے ہیں ان کے خواتین کے لیے مخصوص مقامات جیسے پارک وغیرہ حتیٰ کہ عورتوں کے غسل خانے میں جانے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ اور یہی صورت عورتوں کے مرد کے طور پر رجسٹر ٹرانس جینڈر افراد کی بھی ہوگی کہ وہ مردانہ مقامات پر جانے میں آزاد ہوں گے۔ یہ نہ صرف اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے بلکہ رازداری اور انفرادی (Privacy and Confidentiality) کے بنیادی اصولوں کے بھی خلاف ہوگی۔

جائیداد کا حق: 1۔ کسی بھی ٹرانس جینڈر فرد سے جائیداد کی خرید و فروخت، کرایہ یا رہائشی سہولیات سے اس کی جنس، صنف یا جینڈر کے اظہار کی بنیاد پر امتیازی سلوک کرنا غیر قانونی ہوگا۔

2۔ اسی طرح اسے جائیداد اور کرائے پر دینے سے محروم کرنا بھی غیر قانونی ہوگا۔

مضمرات: ٹرانس جینڈر مرد اور عورت کو یہ اجازت دینے کی بناء پر دراصل مرد و زن کو بغیر شادی کے اکٹھے رہنے کی مکمل آزادی حاصل ہو جائے گی کیونکہ کسی مالک مکان کو انہیں ٹرانس جینڈر کی بنیاد پر مکان کرائے پر نہ دینا غیر قانونی ہوگا۔ اس سے بے شمار اخلاقی قباحتوں کا دروازہ کھل جائے گا۔

بنیادی حقوق کا تحفظ: 1۔ اس باب میں بیان کردہ حقوق کے علاوہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے حصہ دوم، باب اول میں بیان کردہ تمام بنیادی حقوق کو جنس، صنف اور ٹرانس جینڈر کے اظہار شدہ صورت، ٹرانس جینڈر سے امتیازی سلوک کی وجہ نہیں بن سکتا۔

2۔ حکومت پاکستان کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ذیلی سیکشن (1) میں بیان کردہ حقوق کا تحفظ یقینی بنائے گا اور جنس، صنف یا جینڈر کی رجسٹریشن یا اظہار کی بنیاد پر کسی سے امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضمرات: ٹرانس جینڈر کے حقوق وقانون قائم دیا عورت ہونے کے ناتے بدلتے رہیں گے، کیونکہ وہ کسی بھی اپنی صفت کو بدلنے کا حق رکھتے ہیں۔اس سے قانونی معاملات میں ہر سطح پر مسلسل بے شمار پیچیدگیاں پیدا ہوتی رہیں گی۔ان کا پائیدار حل ڈھونڈنا بھی ناممکن ہوگا۔

Chapter 7

اس ایکٹ کی دوسرے قوانین پر بالاتری: یہ قانون دوسرے تمام موجود قوانین سے بالاتر تصور کیا جائے گا۔

مضمرات: اس طرح بہت سے موجودہ قوانین کو اس ایکٹ کے مطابق بنانے کے لیے بے شمار ترامیم کرنا پڑیں گی جن سے مزید پیچیدگیاں پیدا ہوں گی اور خصوصاً خواتین کے حقوق کے تحفظ کے قانون شدید متاثر ہوں گے۔(کیونکہ اب مرد بھی خود کو عورت کے طور رجسٹر کر سکتے ہیں)۔

ooo

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹرانس جینڈر قانون سے ہم جنس پرستی کی راہ ہموار

محمد اصغر

ٹرانس جینڈر کی اصطلاح سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ جینیاتی جنس (GeneticSex) اور صنف (MorphologicalSex) کی اصطلاحات کو سمجھ لیا جائے۔

جینیاتی جنس (GeneticSex): ہر انسان قدرتی طور پر ایک واضح جینیاتی جنس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ کیریوٹائپنگ ٹیسٹ (Karyotyping) کے ذریعے جینیاتی جنس کا تعین کیا جاسکتا ہے کہ انسان مرد ہے یا عورت۔

صنف (MorphologicalSex): یہ بیرونی اعضائے تناسل کی ظاہری شکل پر مبنی ہے جو کھلی آنکھ سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ الٹراساؤنڈ کے ذریعے اندرونی اعضاء کا آسانی سے تعین کیا جاسکتا ہے۔ مورفولوجیکل کی ظاہری شکل نر، مادہ، یا غیر متعین ہوسکتی ہے جسے مبہم اعضائے تناسل یا انٹرسیکس (Inter Sex) بھی کہا جاتا ہے۔ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو جنسی تفریق کی جانچ سے غیر متعین جنس کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ غیر متعین جنس والے افراد ہمیشہ ایک واضح جینیاتی جنس رکھتے ہیں۔ جدید طب میں، غیر متعین جنس والے بچے اپنے جسم کو ان کی جینیاتی جنس کے مطابق ڈھالنے کے لیے سرجری کرواسکتے ہیں جس سے انہیں ایک باعزت سماجی زندگی ملتی ہے۔ اگرچہ وہ ہمیشہ شادی کرنے اور بچے پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ ہر انٹرسیکس بچے کو سماجی اور خاندانی حیثیت کے لیے ایک واضح صنف تفویض کرنا اس کا بنیادی انسانی حق ہے۔

ٹرانس جینڈر کی تعریف: ایک ٹرانس جینڈر وہ شخص ہوتا ہے جس کا صنفی شناخت یا صنفی اظہار اس جنس سے مطابقت نہیں رکھتا جو اسے پیدائش کے وقت تفویض کی گئی تھی۔ اس کی صنف مرد یا عورت ہوسکتی ہے لیکن وہ مخالف جنس کی طرح برتاؤ یا رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی عارضہ ہے۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء: ٹرانس جینڈر بل سب سے پہلے ۲۰۱۷ء میں ملک کی ۴ بڑی سیاسی جماعتوں کے سینیٹرز نے پیش کیا جس میں پی ٹی آئی کی سینیٹر ثمینہ سعید، پیپلز پارٹی کی سینیٹر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روبینہ خالد، مسلم لیگ ن کی سینیٹر کلثوم پروین (۲۰۲۰ء میں کورونا کے باعث وفات پا گئیں)، مسلم لیگ ق کی سینیٹر روبینہ عرفان اور پیپلز پارٹی کے سینیٹر کریم احمد خواجہ شامل تھے۔ جس روز (۷ مارچ ۲۰۱۸ء) کو یہ بل سینیٹ سے منظور ہوا، ۳۷ ارکان سینیٹ اجلاس میں موجود نہ تھے کیونکہ اس روز نصف ارکانِ سینیٹ ریٹائرڈ ہو رہے تھے۔

بعد ازاں ۸ مئی ۲۰۱۸ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کے رکن اسمبلی سید نوید قمر نے یہ بل قومی اسمبلی میں پیش کیا جسے منظور کر لیا گیا۔ اس موقع پر جماعت اسلامی کی رکن قومی اسمبلی محترمہ عائشہ سید اور جمعیت علمائے اسلام ف کی رکن اسمبلی محترمہ نعیمہ کشور نے بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ''اس بل کو عجلت میں منظور کرنے کی بجائے شرعی رائے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھیجا جائے''۔ ۱۸ مئی ۲۰۱۸ء کو اس بل پر مسلم لیگ ن سے تعلق رکھنے والے صدرِ پاکستان ممنون حسین نے دستخط کیے یوں ۲۴ مئی ۲۰۱۸ء کو مسلم لیگ ن کے شاہد خاقان عباسی کی وزارت عظمیٰ میں یہ قانون نافذ العمل ہو گیا۔ پی ٹی آئی کی حکومت آنے کے بعد ۱۵ نومبر ۲۰۲۱ء کو جماعت اسلامی کے نومنتخب سینیٹر مشتاق احمد خان نے سینیٹ میں اس قانون میں ترامیم کا بل پیش کیا اور ایوانِ بالا کو قانون کے لاگو ہونے سے معاشرے پر پڑنے والے مضر اثرات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کے تحت تیسری صنف کے حامل افراد کو تعلیمی اداروں، کام کی جگہوں اور عوامی مقامات پر امتیازی سلوک، تشدد اور ہراسانی کے خلاف تحفظ، سرکاری دستاویزات / ریکارڈ میں ان کی جنس کے تعین، ووٹ دینے یا کسی عہدے کے لیے انتخاب لڑنے وراثت میں سے ان کا جائز حق دینے کی ضمانت کے ساتھ ساتھ حکومت کو ایسے افراد کے لیے پروٹیکشن سینٹرز، سیف ہاؤسز اور مخصوص جیلیں یا حوالات قائم کرنے کا پابند بناتا ہے۔ ان تمام خوش آئند اقدام کے ساتھ بظاہر یہ قانون معاشرے کے ایک پسے ہوئے مظلوم طبقے کے تحفظ کا ضامن دکھائی دیتا ہے لیکن اس قانون کے تحت ٹرانس جینڈر کی تعریف میں پیدائشی نقص کی وجہ سے دوہری صنف کے حامل افراد کے ساتھ دیگر اقسام کو جمع کرنے کے ساتھ ساتھ ''خود تصور کردہ صنفی شناخت'' اختیار کرنے کی آزادی دے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی خامیاں پیدا کر دی گئی ہیں جو کسی مسلم معاشرے میں نا قابل برداشت ہے۔

ٹرانس جینڈر قانون کے خاندان اور معاشرت پر اثرات: ایک سیکولر معاشرے میں جہاں خاندانی اقدار، شخصی عزت و وقار، سماجی اور اخلاقی ذمہ داری سمیت ہر چیز کو ذاتی پسند کے تابع کر دیا گیا ہو، صنفی شناخت کی کوئی اہمیت نہیں ہو سکتی، یہ معاشرے ٹرانس جینڈر کو انسانی زندگی کی عام شکل کے طور پر بالکل اسی طرح لیتے ہیں جیسے اکیلی ماؤں (Single Mothers) کو خاندانی زندگی کی ایک عام قسم کے طور پر لیا جاتا ہے۔ تاہم ایسے معاشروں میں جہاں اولوجی اخلاقی اقدار کو برقرار کھا جاتا ہے، اس سے قطع نظر کہ یہ معاشرے مسلمان، کیتھولک عیسائی یا آرتھوڈوکس یہودی ہوں، ایک واضح صنفی شناخت اور صنفی کردار ضروری ہے۔ بصورت دیگر ان کے ہاں معاشرتی و اخلاقی اور خاندانی اقدار کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کے مضمرات: ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء میں طبی معائنے کے بغیر شخصی خواہش پر دستاویزات میں جنس کی تبدیلی کی اجازت اور دیگر خامیوں نے پاکستانی معاشرے اور خاندانی نظام کو درج ذیل خطرات سے دوچار کر دیا ہے: پاکستان میں ہم جنس پرستی کو پنپنے کا راستہ مل گیا ہے کوئی بھی مرد یا عورت کاغذوں میں اپنی جنس تبدیل کروا کے اپنے ہم جنس سے شادی رچا کر خاندانی نظام کی تباہی کا باعث بن سکتا/سکتی ہے۔

کوئی بھی مرد محض شناختی کارڈ میں اپنی جنس تبدیل کروا کے پبلک مقامات پر موجود خواتین کے واش رومز کا استعمال اور ان کا استحصال کر سکتا ہے۔

کوئی بھی مرد لڑکیوں کے تعلیمی اداروں اور ہاسٹلز میں داخلہ لے سکتا ہے۔

کوئی بھی مرد خواتین کے لیے مختص ملازمتی کوٹے پر بھرتی ہو کر خواتین کا استحصال کر سکتا ہے۔

کوئی بھی مرد خواتین کی تقریبات میں شرکت کر سکتا ہے۔

کوئی بھی مرد دوسری خواتین کی طرح کسی بھی خاتون کے قریب جا سکتا ہے اور اُسے چھو سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی بھی عورت بغیر کسی طبی تصدیق کے شناختی کارڈ میں اپنی جنس تبدیل کروا کے خود کو مرد ظاہر کر کے جائیداد میں اپنا حصہ دوگنا کر سکتی ہے۔

کوئی بھی عورت مردوں کے لیے مختص جگہوں کو استعمال کر سکتی ہے خصوصاً مسجد میں مردوں کے برابر صف میں آ کر کھڑی ہو سکتی ہے۔

۱۰ نومبر ۲۰۲۱ء کو سینیٹ کے اجلاس میں سینیٹر مشتاق احمد خان کے مطالبہ پر وزارت داخلہ کی جانب سے سینیٹ میں جمع کروائے گئے اعداد و شمار کے مطابق :ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء منظور ہونے کے بعد جولائی ۲۰۱۸ء سے جون ۲۰۲۱ء تک تین سال کے عرصے میں نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کو جنس میں تبدیلی کے لیے موصول ہونے والی مجموعی درخواستوں کے مطابق مرد کی جنس عورت تبدیل کرنے کی ۱۶۵۳۰ درخواستیں ،عورت کی جنس مرد میں تبدیل کرنے کی ۱۲۱۵۴ درخواستیں ، ٹرانس جینڈر کی جنس مرد میں تبدیل کرنے کی ۲۱ درخواستیں ،ٹرانس جینڈر کی جنس عورت میں تبدیل کرنے کی ۹ درخواستیں اور مرد کی جنس ٹرانس جینڈر میں تبدیل کرنے کی ۹ درخواستیں موصول ہوئیں جن پر عمل درآمد کیا گیا۔۳ سال کے عرصے میں اتنی بڑی بعداد میں جنس کی تبدیلی کی درخواستوں کا سامنے آنا تشویشناک ہے اور مذکورہ قانون میں چور راستوں کی موجودگی کا پتا دیتا ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ معاشرے کے ان جس صنف کے لیے یہ قانون بنایا گیا تھا اس کی جانب سے ۳ سال کے عرصے میں مجموعی طور پر محض ۳۰ درخواستیں موصول ہوئیں جبکہ بقیہ ۲۸۶۹۲ درخواستیں معاشرے کے ان اصناف کی جانب سے موصول ہوئیں جن کا درحقیقت اس قانون سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے۔

ٹرانس جینڈر قانون: آئینی اور قانونی نقطہ نظر: آئین پاکستان اسلام کے خلاف کسی بھی قانون سازی کی ممانعت کرتا ہے۔ پاکستان میں ٹرانس جینڈر کے طور پر زندگی گزارنے پر اصرار کرنا یا کسی کو ٹرانس جینڈر کے طور پر زندگی گزارنے پر مجبور کرنے کو ایک نفسیاتی اور طرز عمل کی خرابی کے طور پر لیا جانا چاہیے، جس کا نفسیاتی علاج ہونا چاہیے اور طبی دیکھ بھال کے ذریعے معمول کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی کی طرف بحالی کی جائے۔

خواجہ سراؤں کا مؤقف: خواجہ سراؤں کے حقوق پر کام کرنے والی سماجی کارکن نایاب علی اس قانون کے تحفظ کے لیے کھل کر سامنے آئی ہیں۔ تاہم ان کا یہ ماننا ہے کہ اس قانون سے گراس روٹ لیول پر خواجہ سراؤں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا اور اس سے زیادہ تر ایسے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں جو صحیح معنوں میں ٹرانس جینڈر نہیں۔ ان کے بقول پاکستان کے مختلف شہروں میں موجود خواجہ سراؤں کی ایک بڑی تعداد حقیقی طور پر مردوں کی ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل اور شریعت کورٹ میں بھی اسی لیے اس قانون کی مخالف کی جارہی ہے کہ ایک مکمل مرد یا عورت اگر اپنی جنس تبدیل کرے تو اس کی اسلام میں ممانعت ہے۔ خواجہ سراؤں کے حقوق کے لیے سرگرم ہلیو دینز نامی نجی تنظیم کا کہنا ہے کہ یہ قانون بننے کے عمل کے دوران ہیومن رائٹس واچ نے بھی حکومت پاکستان کو بھیجے گئے ایک خط میں اس پر متعدد اعتراضات اٹھائے تھے۔

امیر جماعت اسلامی پاکستان سراج الحق: کا کہنا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ خواجہ سرا کمیونٹی کو ان کے حقوق ملیں، لیکن نام نہاد قانون معاشرے میں بگاڑ کی وجہ بن رہا ہے اسی لیے جماعت اسلامی نے سینیٹ میں اس ایکٹ میں ترامیم کا بل پیش کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اگر کوئی مرد یا عورت اپنی جنس تبدیل کروانا چاہے تو میڈیکل بورڈ سے اس کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہو۔ مغرب اور سیکولرازم کی پیروی میں تینوں بڑی جماعتیں ہر کام کرنے کو تیار ہیں۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ معاشرے اور تہذیب پر حملہ ہے اس سے عریانی، فحاشی اور ہم جنس پرستی پھیلے گی۔ اگر اس ایکٹ کو ختم نہ کیا گیا تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ اسلامی اقدار کے خلاف ہر قانون کی بھرپور مزاحمت کریں گے۔ سیکولر اور مغرب پرست ٹولہ سن لے ان کے منصوبے کامیاب نہیں ہوں گی۔ سازش کے تحت ملک میں لبرل ایجنڈا کو فروغ دیا جارہا ہے۔ تمام قوم ملک میں قرآن وسنت کے نظام کے نفاذ کے لیے جماعت اسلامی کا ساتھ دے۔

ٹرانس جینڈر ترمیمی بل ۲۰۲۱ء: ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء میں مذکورہ بالا خامیوں کے پیش نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵ نومبر ۲۰۲۱ء کو سینیٹر مشتاق احمد خان نے سینیٹ میں درج ذیل ترامیم پر مشتمل ترمیمی بل پیش کیا گیا جس کے تحت:

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کے سیکشن ۲ کے ذیلی سیکشن (N-1) میں بیان کی گئی ٹرانس جینڈر کی اقسام میں سے انٹرسیکس (خنثیٰ/ کھسرا) کے علاوہ دیگر تمام اقسام کا نکال دیا جائے۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کے سیکشن ۳ میں ''خود تصور کردہ صنفی شناخت'' کی اصطلاح کو میڈیکل بورڈ کی تجویز کردہ صنفی شناخت'' سے تبدیل کیا جائے۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء میں سیکشن ۳A کا اضافہ کیا جائے جس کے تحت:

۱) ٹرانس جینڈر کی خود تصور کردہ صنفی شناخت کی بجائے میڈیکل بورڈ کی رائے پر ریسائنمنٹ کی جائے۔ (واضح رہے کہ ۲۰۰۴ء میں برطانیہ میں جنسی تعین کے ایکٹ میں بھی طبی سرٹیفکیٹ کو لازمی قرار دیا گیا تھا)

۲) ضلعی سطح پر صنفی ری اسائنمنٹ میڈیکل بورڈ (Rwassignment Medical Board) تشکیل دیا جائے۔

۳) دارالحکومت اسلام آباد میں صنفی ری اسائنمنٹ میڈیکل بورڈ وزیراعظم کی منظوری سے اور دیگر تمام اضلاع میں متعلقہ وزیراعلیٰ کی منظوری سے قائم کیا جائے۔

۴) صنفی ری اسائنمنٹ میڈیکل بورڈ ایک پروفیسر ڈاکٹر، ایک مرد اور ایک خاتون جنرل سرجن، ایک ماہر نفسیات اور ایک چیف میڈیکل آفیسر پر مشتمل ہو۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کے سیکشن ۷ کے ذیلی سیکشن ۳ کے تمام نکات حذف کر دیے جائیں۔ (کیونکہ میڈیکل بورڈ کے قیام کے بعد ان کی ضرورت نہیں رہے گی۔)

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کے سیکشن ۱۲ کے بعد سیکشن ۱۲A کا اضافہ کیا جائے جس کے مطابق نفسیاتی تناؤ یا جنس سے عدم اطمینان کی بنیاد پر کسی بھی مرد یا عورت کے جنسی اعضاء کی تبدیلی کے لیے آپریشن یا علاج قانوناً ممنوع ہوگا۔ (نئے ترمیمی بل ۲۰۲۲ء کا اصل انگریزی متن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحہ آخر پر ملاحظہ فرمائیں)

پی ٹی آئی حکومت کا شرمناک کردار: اپی ٹی آئی کی سینیٹر اور وفاقی وزیر برائے انسانی حقوق شیریں مزاری نے اس ترمیمی بل کی بھرپور مخالفت کی اور کہا کہ "مغرب" نے اس پر تحسین بھی شاباش دی ہے۔ اس کے باوجود یہ ترمیمی بل بحث کے لیے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ تاہم پی ٹی آئی کے دور حکومت میں اس پر بحث نہ ہو سکی۔

موجودہ حکومت کا چیلنج: ۵ ستمبر ۲۰۲۲ء کو کمیٹی کے پہلے اجلاس میں اس بل پر بحث ہوئی جبکہ ۲۰ ستمبر ۲۰۲۲ء کو وفاقی شرعی عدالت نے اس قانون کے خلاف جماعت اسلامی کی پٹیشن سماعت کے لیے منظور کر لی۔ ۲۲ ستمبر ۲۰۲۲ء کو پی ڈی ایم حکومت، جس میں جمعیت علمائے اسلام ف بھی شامل ہے، کے وفاقی وزیر قانون اعظم تارڑ نے پیپلز پارٹی کے قمر زمان کائرہ کے ہمراہ پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ٹرانس جینڈر بل پر جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق احمد خان کی ترامیم جائز ہیں لہٰذا وہ ان ترامیم کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ جماعت اسلامی نے اس متنازعہ قانون کے خلاف زبردست مہم چلائی اور عوامی حلقوں میں آگاہی پیدا کی جس کے نتیجے میں ۱۳ اکتوبر ۲۰۲۲ء کو سینیٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے انسانی حقوق کا اجلاس طلب کر لیا گیا۔ جس کے ایجنڈے پر سینیٹر مشتاق احمد خان کے تجویز کردہ ترمیمی بل کو بھی شامل کیا گیا۔ چیئرمین سینیٹ نے رولنگ دی کہ اگر کوئی رکن اس قانون میں ترمیم تجویز کرنا چاہتا ہے یا اس پر رائے دینا چاہتا ہے، تو وہ کمیٹی میں اپنی بات پیش کرے۔

ooo

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنس میں تبدیلی کا فساد

ڈاکٹر کوثر فردوس

LGBTQ: یہ مخصوص اصطلاحات کے پہلے حروف کا مجموعہ ہے، مثلاً L برائے Leabian یعنی وہ عورت جو عورت ہی کو شریک حیات منتخب کرتی ہے۔ G یعنی Gay وہ مرد جو ایک مرد سے تعلقات رکھے۔ B سے مراد Bisexual جو مرد اور عورت دونوں کے ساتھ رغبت رکھے۔ T یعنی Transgender جو پیدائش کے ساتھ ملنے والی جنسی شناخت کے بجائے جنس مخالف کی شناخت اختیار کرے، جنس تبدیل کرلے، اس کے لیے دواؤں اور آپریشن کا طریقہ اپنائے۔ Q سے مراد Queer ہے، جو ابھی فیصلہ نہیں کر سکا کہ اس نے تبدیلی کے لیے کون سی جنس کا انتخاب کرنا ہے۔

اس کے مقابل ایک دوسری اصطلاح Intersex ہے، Hermaphrodite بھی کہلاتی ہے۔ یہ دونوں میڈیکل اصطلاحات ہیں، جو ان افراد کے لیے مخصوص ہیں، جو پیدائشی نقص کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کو بوقت پیدائش لڑکا یا لڑکی کے طور پر شناخت نہیں کیا جا سکتا۔ ان کو ہیجڑہ یا 'مخنث' کہتے ہیں۔ ان اصطلاحات Transgender اور Intersex بھی کہلاتی ہے۔ یہ دونوں میڈیکل اصطلاحات ہیں، جو ان افراد کے لیے مخصوص ہیں، جو پیدائشی نقص کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کو بوقت پیدائش لڑکا یا لڑکی کے طور پر شناخت نہیں کیا جا سکتا۔ ان ک و ہیجڑہ یا 'مخنث' کہتے ہیں۔ ان اصطلاحات Transgender اور Intersex کو جو یکسر مختلف ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ گڈمڈ نہیں کرنا چاہیے۔ انھیں مختلف پہلوؤں سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

تاریخ: تبدیلی جنس کی تاریخ کا نکتہ آغاز سولہویں صدی میں ولیم شیکسپیئر (م: ۱۶۱۶ء) کا ڈراما بنا، جس میں کرداروں کو لباس کی باہم تبدیلی یعنی مرد کو عورت کا اور عورت کو مرد کا لباس پہنا کر پیش کیا گیا۔ اس دوران ۱۷۹۸ء میں انگلستان میں ہم جنسیت کے قانون میں تبدیلی کی سفارش کی گئی۔ دوسرے دور میں برطانیہ میں فوجداری جرائم کے قوانین میں ترمیم کی گئی، اس کے لیے بھی ایک ڈراما نویس آسکر والڈ (م: ۱۹۰۰ء) نے ترامیم کے لیے کوشش کیں۔ اسی دوران سگمنڈ فرائیڈ (

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

م:۱۹۳۹ء) نے ہم جنسیت کو بچپن میں سر پر لگنے والی چوٹ کا نتیجہ قرار دیا۔ بعد ازاں برطانیہ میں اس کی حمایت میں سوسائٹیز بننا شروع ہوئیں۔ امریکا میں ایسی سوسائٹیز کا آغاز ۱۸۹۰ء میں ہوا، اور اس تحریک کے تعارف اور حمایت کے لیے متعدد ناول لکھے گئے۔ ۱۹۲۲ء میں امریکہ کے ضابطہ فوجداری قوانین کی فہرست سے ہم جنسیت کو نکال دیا گیا، گویا اس جرم پر سزا نہیں ہوگی۔

تیسرے دور میں، دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ و امریکا میں بہت سے گروپس وجود میں آ گئے۔ امریکا کی پہلی عوامی تنظیم ۱۹۵۷ء میں مخصوص نام سے منظم ہوئی۔ قانوناً ہم جنسیت کو ۱۹۵۷ء میں جائز قرار دے دیا گیا۔ اس مرحلے (۱۹۶۸ء) میں عورت کی آزادی کی تحریک اور ہم جنسیت زدگی کی تحریک ایک ہی دھارے میں شامل ہو گئیں۔ ہم جنس زدہ عورتوں نے، آزادیٔ نسواں کی علَم بردار خواتین پر زور دیا کہ ہمیں مل کر کام کرنا چاہیے۔ (un.org.lgbt.plus)

۱۹۷۲ء میں سویڈن پہلا ملک تھا، جس نے سرجری کے ذریعے اپنی جنس تبدیل کرنے کی اجازت دی اور اس کے لیے ہارمون یا دواؤں کے استعمال کو بھی جائز قرار دیا۔ اسی دوران ۱۹۷۴ء میں امریکی ماہرینِ نفسیات ایسوسی ایشن نے ہم جنسیت اور تبدیلیٔ جنس کو ذہنی بیماریوں کی فہرست سے نکال دیا۔ اس سے جڑے برسوں میں ہم جنس زدگان اور تبدیلیٔ جنس کی انجمنوں، سوسائٹیز نے اپنے حقوق کے حصول کی تحریک کا آغاز کیا۔ برطانیہ میں ۱۹۷۴ء میں پہلی ہم جنس زدہ خاتون، پارلیمنٹ کی ممبر منتخب ہوئی۔ برطانیہ میں ان کا ایک خبرنامہ بھی شائع ہونا شروع ہو گیا۔

ہم جنس زدگان اور تبدیلیٔ جنس کے حامیوں سے امتیازی سلوک کے خاتمے کی تحریک دُنیا بھر میں شروع ہو گئی۔ اسی دور میں ۱۹۸۰ء میں ایڈز سے تعلق سروے میں یہ حقیقت سامنے آئی کہ یہ مرض ہم جنس زدگان میں سب سے زیادہ ہے۔ جس سے اس تحریک کو کچھ دھچکا لگا۔

قانون سازی: دنیا بھر میں اس کے متعلق قانون سازی کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اقوام متحدہ کے ممبر ممالک میں سے ۳۱ ممالک ہم جنس زدگان کو شادی یا بلا ہم مل کر رہنے کا حق دیتے ہیں۔ ۴۰ ممالک بالواسطہ یا بلاواسطہ تبدیلیٔ جنس کو حرام قرار دیتے ہیں۔ ۵۷ ممالک ان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتیازی سلوک سے متعلق کچھ نہ کچھ تحفظ دیتے ہیں۔ ۶۸ ممالک ہم جنسیت کو جرم قرار دیتے ہیں اور گیارہ ممالک میں ان کے لیے سزائے موت ہے(un.org.lgbt.plus) ایسے لوگوں کے حقوق، امتیازی سلوک کے خاتمہ، حقوق میں برابری وغیرہ کو عدالتوں، حکومتی ذمہ داران اور عوامی مراکز کا عنوان بنایا گیا۔ ان کی تشہیر کی گئی، تسلسل سے مظاہرے کیے گئے، یادداشتیں پیش کی گئیں، عدالتوں میں کوششیں کی گئی، غرض چومکھی جنگ لڑی جانے لگی۔

اثرات: یہ تحریک آج تک پورے زور وشور سے جاری ہے اور اپنے اثرات دکھا رہی ہے۔ تعلیم کے میدان میں، امریکا میں کیے گئے سروے کے مطابق ۹۳ فیصد جونیئر اسکول اسٹوڈنٹس کے والدین اور ۹۱ فیصد سینئر اسکول کے بچوں کے والدین صنفی تعلیم کہ جس میں ہم جنسیت، تبدیلیٔ جنس شامل ہے، اس کے بارے میں مفصل معلومات دیئے جانے کے حق میں ہیں(www.cap.mews)۔ بہت سی آرگنائزیشنز بشمول امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن، نیشنل ایجوکیشن ایسوسی ایشن، امریکا کا محکمۂ صحت اور انسانی سروسز کا ادارہ بھی اس کے حق میں ہیں۔

گلوبل انسائیکلوپیڈیا برائے ہم جنسیت، تبدیلیٔ جنس LGBT مرتب کیا گیا۔ جس میں الفاظ کو تبدیل کر کے لکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر معروف اصطلاح 'بریسٹ فیڈنگ' کو 'چیسٹ فیڈنگ' لکھا گیا ہے۔ عوامی مقامات پر واش روم یا باتھ روم پر ان کے لیے مخصوص علامات آویزاں کی گئی ہیں۔ بچوں کی کارٹون سیریز میں سالانہ کئی نئی سیریز کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک معروف کارٹون سیریز ڈزنی میں ان کرداروں کو پیش کیا گیا ہے۔ بیڈن انتظامیہ نے اوباما کی پالیسیوں کے تسلسل میں ہم جنس زدگان اور تبدیلیٔ جنس کے حامیوں کو ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی پیدائش کے لیے سہولیات کی اجازت دے دی ہے۔ (نیشنل ریویو، ۳۴ جون ۲۰۲۱ء)۔ ایسے مرد، بچے کی پیدائش کے بعد ماں اور عورت، باپ ہونے کا اعلان کرنے کا استحقاق رکھتے ہیں(Kellyman.com)۔ سالانہ تقریبات میں Month Pride (خود اعتمادی کا مہینہ) کا انعقاد کیا جاتا ہے، جو اسکول انتظامیہ اور حکومتوں کی سرپرستی میں وسیع پیمانے پر انجام پاتی ہیں۔ اگرچہ ان

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب اقدامات سے مسلمان اور دیگر مذاہب کے لوگ پریشان ہیں اور احتجاج کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک امریکی سروے میں بہت سے امریکی وڑاپنے بچوں کی سرجری کے ذریعے کی جانے والی تبدیلیٔ جنس کے تو خلاف ہیں، مگر خوف کی بنا پر کھلم کھلا مخالف نہیں کرتے (The Cristian Post، ۱۸ مئی ۲۰۲۲ء)

۲۰۱۲ء کے اعداد و شمار کے مطابق بھارت میں ۲۵ لاکھ ہم جنس زدگان موجود تھے۔ بہت سی عوامی تحریکیں ان کی حمایتی تھیں۔ انڈیا کی سپریم کورٹ نے، انڈین پینل کوڈ کی دفعہ ۳۷۷ کو غیر قانونی قرار دے دیا، جو ہم جنس زدہ افراد کو شادی کی اجازت نہیں دیتا تھا کہ فطرت کے خلاف ہے۔ ۲۰۱۴ء میں انڈین سپریم کورٹ نے ان افراد کو تیسری جنس کے طور پر تسلیم کر لیا۔ اسی سال ایک پرائیوٹ ممبر نے 'ٹرانس جینڈر رائٹس پروٹیکشن بل' جنس تبدیل کرنے والے افراد کے حقوق کے تحفظ کا بل پیش کیا، جو قانونی کمیٹی کی کچھ ترامیم کے بعد دسمبر ۲۰۱۹ء میں پاس ہو کر قانون کا حصہ بن گیا۔

پاکستان میں آغاز: برطانوی حکومت نے برصغیر پاک و ہند میں 'انڈین پینل کوڈ' کے سیکشن ۳۷۷ کے تحت LGBT سرگرمیوں کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔ جب ۱۹۴۷ء میں پاکستان آزاد ہوا تو اس نے اس قانون کو بطور 'پاکستان پینل کوڈ ۳۷۷' برقرار رکھا۔ ۱۹۸۰ء میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے دور میں اس جرم کی سزا کو بڑھا کر عمر قید اور جرم میں تبدیل کر دیا گیا۔ پھر صدر جنرل پرویز مشرف کے دور میں ان کی کچھ تقریبات منعقد ہونا شروع ہوئیں۔ دینی جماعتوں کی مخالفت کے سبب ان کو علانیہ اپنے آپ کو متعارف کروانا ممکن نہ ہو سکا۔

مئی ۲۰۱۸ء میں مسلم لیگ ن کی حکومت کے ہاتھوں 'ٹرانس جینڈر رائٹس پروٹیکشن ایکٹ' پاس ہوا۔ جس میں ٹرانس جینڈر کی تعریف میں انٹرسیکس ہیجڑے یا مخنث کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ لیکن نیشنل کورٹ آف جیورسٹ نے اس قانون میں ٹرانس جینڈر کی تعریف، جس کے سیکشن ۲ میں انٹرسیکس کو شامل کیا گیا ہے، کی طرف اشارہ کیا کہ ہیجڑہ، ٹرانس جینڈر نہیں ہے۔ مئی ۲۰۲۲ء میں خیبر پختونخوا اسمبلی میں ٹرانس جینڈر بل پیش کیا گیا، اور ۵ جولائی ۲۰۲۲ء کو سندھ اسمبلی نے ٹرانس جینڈرز کے لیے جاب کوٹہ مقرر کیا ہے۔ یہ اس تحریک کے مختلف مراحل کا ایک مختصر خاکہ ہے۔

ooo

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹرانس جینڈر ایکٹ، چند توجہ طلب امور

ڈاکٹر اُم کلثوم

خالق کائنات کی کمال حکمت ہے کہ اس نے زمین پر اپنے 'خلیفہ' انسان کو دو صنفوں میں پیدا کیا، جو انسانیت میں یکساں ہونے کے باوجود جسمانی ساخت، ذہنی ونفسانی اوصاف اور جذبات وداعیات، ایک دوسرے سے مختلف لے کر پیدا ہوئے ہیں۔ قرآن میں متعدد مقامات پر اس حقیقت کو مختلف اسالیب میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

اور یہ کہ اسی نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا۔ (النجم ۵۳:۴۵)

سورۂ شوریٰ میں رب کریم کی عظمت اور قدرت کے اظہار کے طور پر فرمایا:

اللہ زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے۔ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا اور ہر چیز پر قادر ہے (الشوریٰ ۴۲:۴۹۔۵۰)

اللہ کی عطا کردہ جنس، اصول زوجیت اور اس کے نتیجے میں طریقہ تناسل، اللہ کی تخلیق کردہ نشانی ہے۔ یہ سب اس کی قدرت اور حکمت کا اظہار ہے۔ البتہ بعض اوقات اللہ ہی کی حکمت کے تحت دورانِ حمل یا کچھ عوامل کے اثر انداز ہونے یا صنفی خلیوں (عورت کے بیضہ یا مرد کے نطفہ) میں کسی جینیاتی (ڈی این اے) تبدیلی یا تغیر کے باعث بچے کی جنسی شناخت میں ابہام واقع ہو جاتا ہے۔

پیدائشی نقائص جسم کے کسی بھی حصے میں ہو سکتے ہیں۔ وہ کوئی بھی ہوں، کہیں بھی ہوں ایک بیماری اور آزمائش ہیں۔ ان نقائص کو انٹرسیکس (Inter Sex) یا جنسی نشوونما کی خرابی (Disorder of Sex Development) کا نام دیا گیا ہے۔ ایسے تمام افراد کو خنثیٰ کہا جاتا ہے۔ جنسی ابہام ایک معذوری ہے جو آبادی کے 0.017 فی صد افراد میں نوٹ کی گئی ہے۔ دیگر معذوریوں یا بیماریوں کی طرح اس کا ممکنہ علاج یا بندوبست میڈیکل کے شعبے اور معاشرے کی ذمہ داری ہے اور ان کے حقوق متعین ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'ٹرانس جینڈر' کے حقوق کی حفاظت کے نام پر جو قانون سازی ہوئی ہے یا کی جارہی ہے، اس میں ایسے افراد کے حقوق کی حفاظت یا معاشرے میں انہیں باعزت مقام دینے کی سرے سے کوئی بات ہی نہیں۔ 'ٹرانس جینڈر' کے عنوان میں ضمناً ان کا ذکر آ گیا ہے۔

'جنس' (Sex) تو وہ ہے جو کسی فرد کی پیدائش کے وقت حیاتیاتی شناخت ہے، جب کہ 'جینڈر' کا مفہوم مختلف ہے۔ یہ وہ کیفیت ہے جو ایک فرد اپنے بارے میں محسوس کر لے یا معاشرہ اس سے اس کردار کی توقع رکھے۔ دوسرے لفظوں میں اگر ایک مرد یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ عورت ہے، اور وہ عورتوں جیسی شناخت رکھنا چاہے اور 'عورت' ہونے کی حیثیت میں مردوں سے جنس لذت کا خواہش مند ہو تو وہ اس کا جینڈر ہے۔ اسی طرح کوئی 'عورت' خود کو 'مرد' محسوس کرتے ہوئے 'مردانہ' اطوار اختیار کر سکتی ہے۔ گویا 'جینڈر' اصل 'جنسی' شناخت سے مختلف ہو سکتا ہے۔

اسی سوچ کو مزید ترقی ۱۹۷۰ء کے عشرے میں ملی جب ۱۹۷۴ء میں 'ٹرانس جینڈر' کی اصطلاح سامنے آئی۔ 'بنیادی انسانی حقوق' کے تحفظ کے نام پر فرد کے اس حق کو تسلیم کیا گیا کہ حیاتیاتی جنسی تعین سے قطع نظر کرتے ہوئے وہ اپنی جنس کا تعین اپنی خواہش سے کر سکتا ہے۔

ایک مرد کو اپنا مرد ہونا پسند نہیں ہے تو وہ 'عورت' بن سکتا ہے اور کسی عورت کو اپنا عورت ہونا اچھا نہیں محسوس ہوتا تو وہ 'مرد' بن سکتی ہے۔ اس خواہش کی تکمیل کے لیے میڈیکل سائنسز اس کی پوری مدد کریں گی۔ چنانچہ 'مرد' کو 'عورت' بنانے کے لیے نسوانی ہارمون دے کر اور پلاسٹک سرجری کے ذریعے جسمانی ساخت میں تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔

اسی طرح عورت کی 'مرد' بننے کی خواہش ہے، تو مردانہ ہارمون اور سرجری کے ذریعے اس کی جسمانی ساخت میں ردوبدل ممکن ہو سکتا ہے۔ ظاہری ساخت میں تبدیلی کا جینیاتی ساخت پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ خالق کائنات کی تو ہر تخلیق 'منفرد' ہے۔ عورت اور مرد کا بنیادی خلیہ (Cell) بلکہ ہر خلیہ منفرد ہے، ایک دوسرے سے بالکل مختلف۔

ابتداء میں اپنی حیاتیاتی جنسی ساخت پر عدم اطمینان کو ایک 'نفسیاتی بیماری' قرار دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ بعد ازاں اسے ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں کی فہرست سے نکال کر 'فرد کا حق' قرار دے دیا گیا اور دنیا بھر کو اس 'حق' کو تسلیم کرنے کا حکم صادر کر دیا گیا۔

دراصل 'ٹرانس جینڈر' کے نام پر ہم جنسیت کا تحفظ بلکہ فروغ مقصود رہا ہے۔ 'ٹرانس جینڈر' کی پوری بحث اور تذکرے میں 'خنثیٰ' یا 'خواجہ سرا' کا تو کہیں ذکر ہی نہیں ملتا۔ ایسا غالباً صرف ہماری پاکستانی پارلیمنٹ میں ہوا کہ انھیں ایک دوسرے سے منسلک کر دیا گیا، تاکہ 'خنثیٰ' کی آڑ میں نئی اصطلاح 'ٹرانس جینڈر' قابل قبول بنائی جا سکے۔ اس اصطلاح کو قابل قبول بنانے کے لیے میڈیا اور دوسرے مقامات پر 'خنثیٰ' کو 'ٹرانس جینڈر' کہنا شروع کر دیا گیا۔

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد روایت کرتے ہیں: ''چار آدمی صبح کے وقت اللہ کے غضب میں ہوتے ہیں اور شام کو بھی اللہ ان سے ناراض ہوتا ہے''۔ میں نے پوچھا: ''وہ کون ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟'' فرمایا: ○ وہ مرد جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں۔ ○ وہ شخص جو چوپایہ کے ساتھ غیر فطری حرکت کرتا ہے۔ ○ وہ مرد جو مرد سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔

اللہ کا دین تو ظاہری مشابہت بھی گوارا نہیں کرتا، کجا یہ کہ فطرت میں تبدیلی کے جتن ہوں اور پھر اسے قانونی تحفظ بھی حاصل ہو۔ یہ نہ صرف انسانی مرتبہ و مقام اور شرف کی توہین ہے بلکہ فطرت کے خلاف بغاوت ہے۔ انسانی حقوق کی آڑ میں ایسے شرمناک افعال کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ نیکی، رحم، عدل اور احسان کے معانی میں تمام بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری کی جاتی ہے مگر اپنی خواہشات کی تابع داری کو انسانی حقوق کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ ''خواہش پرستی'' کو شرک بھی قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہِ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو؟ (الفرقان ۲۵:۴۳)

سورۂ کہف میں مزید وضاحت سے ارشاد ہے:

کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو، جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی اختیار کر لی ہے، اور جس کا طریق کار افراط و تفریط پر مبنی ہے۔ (الکہف ۱۸:۲۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی شیطانی کام ہے۔ انسان جسے ربّ العزت نے احسن تقویم بنایا، اپنے خلیفہ ہونے کا شرف بخشا، جب اپنے اس شرف سے غافل ہوتا ہے اور نفس کی باگیں شیطان کے ہاتھ میں دے دیتا ہے، تو وہ اپنے طے شدہ ایجنڈے پر اسے چلاتے ہوئے اسے جہنم کا ایندھن بنا کر چھوڑتا ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے۔ (وہ اس شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں) جس نے اللہ سے کہا تھا کہ ''میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا، میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوؤں میں اُلجھاؤں گا، میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے''۔ اس شیطان کو جس نے اللہ کے بجائے اپنا ولی وسرپرست بنالیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے، مگر شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں ہیں۔ ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے جس سے خلاصی کی کوئی صورت یہ نہ پائیں گے۔ (النساء ۴: ۱۱۷:۱۲۱)

خاتم النبیین نبی اکرم ﷺ نے ابلیسی طریقہ واردات سے متنبہ فرماتے ہوئے واضح ارشاد فرمایا: ''لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں''۔ (رواہ البخاری)

سورۃ الاعراف میں خواہشات کے غلام کو اس کتے سے تشبیہ دی گئی ہے، جس کی لٹکتی ہوئی زبان ایک سونگھنے والی آتش حرص اور کبھی نہ سیر ہونے والی نیت کا پتہ دیتی ہے'' (آیت ۱۷۶)

جنسی تبدیلی کے آپریشن کے بارے میں تمام مسلم علما کا ایک ہی موقف ہے۔ مصر کا الازہر ہو یا سعودی عرب کا دارالافتاء پاکستان اور ہند کے تمام مکاتب فکر کے علما کا اس معاملے میں متفقہ فیصلہ ہے۔ ملائیشیا، مراکش، انڈونیشیا اور قطر کے علما، غرض سب اس معاملے میں متفق ہیں۔

قطر کے وزارت اوقاف کے تحت کام کرنے والے مستند افتاء مرکز نے ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر محمد علی البار نے لکھا: اس قسم کے آپریشن کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے، جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کو مستلزم ہے اور جبلت سے انحراف بھی شامل ہے۔ آپریشن صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جب حالت مشتبہ ہو جیسا کہ ایک مرد حقیقت میں عورت ہو، لیکن اس کے اعضاء مردوں کی طرح ہوں تو ایسی صورت میں اپنی قدرتی اور اصل حالت میں واپس آنے کے لیے آپریشن کروانے میں کوئی حرج نہیں (اور اسی طرح دوسری صورت میں)۔

لیکن اگر اعضاء معمول کے مطابق ہیں، جنسی شناخت میں کوئی شبہ نہیں ہے تو محض خواہش کی تکمیل کے لیے جنس کی تبدیلی کا آپریشن کروانا جائز نہیں۔ فقط جنس مخالف کی طرف نفسیاتی میلان اور رجحان اس آپریشن کے لیے جواز نہیں بن سکتا بلکہ یہ رجحان ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور اپنا نفسیاتی علاج کروانے کی ضرورت ہے۔

ooo

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانی حقوق کا عالمی منشور اور LGBT

ڈاکٹر شگفتہ عمر

انسانی حقوق کا بنیادی تصور یہ ہے کہ تمام انسان آزادی، تحفظ، عزت اور یکساں سلوک کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ یہ حقوق کسی بھی قسم کے مذہبی، نسلی، لسانی، جغرافیائی حدود، عمر، جنس، معاشی و سماجی مرتبہ کی تفریق کے بغیر سب کو حاصل ہوں۔ انسانی حقوق ہر فرد کو پیدائشی طور پر حاصل ہیں اور کسی سے بغیر کسی وجہ کے چھینے نہیں جا سکتے۔

عصر حاضر میں انسانی حقوق کے تصورات، تفصیلات اور معاہدات اقوام متحدہ کے تحت طے کیے گئے ہیں۔ اقوام متحدہ نے ۱۹۴۵ء میں اپنے قیام کے بعد اپنے دستور (یو این چارٹر ۱۹۴۶ء) میں ایسے بنیادی اصول وضع کیے جن کی بنیاد گذشتہ چند صدیوں میں مغرب میں پیش کردہ انسانی حقوق کے تصورات اور ان کی بنیادوں پر انقلابات، نئی ریاستوں کا قیام اور ان کے دساتیر کا ترتیب پانا تھا، جن میں انگلستان کا 'میگنا کارٹا' (۱۲۱۵ء)، انقلاب فرانس کا 'منشور حقوق انسانی' (۱۷۸۹ء)، امریکا کا 'منشور انسانی حقوق' (۱۷۷۶ء) اور امریکا کا معاہدہ انسانی حقوق و فرائض' (۱۹۴۸ء) شامل تھے۔

جمہوری فلسفہ کے تحت اقوام متحدہ نے بہت سی مثبت اور تحفظاتی حقوق سے متعلق قراردادیں منظور کیں اور آخر کار ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو 'عالمی منشور حقوقِ انسانی' (The Universal Declaration Human Rights) منظر عام پر آیا۔ دُنیا کے بیش تر ممالک نے اس کی تائید کی اور جنھوں نے تائید نہیں کی انھوں نے بھی اس سے اختلاف نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ صرف عام اصولوں کا اعلان و اظہار تھا، معاہدہ نہیں تھا کہ کسی نوعیت کی قانونی پابندی دستخط کرنے والی حکومتوں پر لازم ہو۔ البتہ اس کے ذریعے واضح کر دیا گیا تھا کہ یہ وہ معیار ہے جس تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس منشور کو حقوق انسانی کی تاریخ میں ایک انقلابی قدم سمجھا جاتا ہے۔

حقوقِ انسانی کے اس عالمی منشور (UDHR 1948) میں ۳۰ آرٹیکلز کے ذریعے فرد کے بنیادی حق زندگی، عدل و انصاف اور مساوات کے ساتھ معاشی، سماجی، ثقافتی اور سیاسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقوق کا احاطہ کیا گیا ہے۔منشور میں تمام حقوق کو عالم گیر اور نا قابل تنسیخ قرار دیا گیا ہے۔ ہر فرد کا حق تسلیم کیا گیا ہے کہ اس کے ساتھ مساوات ہو، کسی کو اس سے برتر یا اسے کسی سے کم تر نہ سمجھا جائے۔اسے جان اور مال کا تحفظ حاصل ہو۔اس پر کسی قسم کا جبر و تشدد روا نہ رکھا جائے۔اس طرح عقیدہ اور مذہب، اظہار خیال، تنظیم اور جماعت سازی، سفر اور نقل مکانی، شادی اور خاندان بسانے کے حق کو مانا گیا ہے۔تعلیم، حکومت میں شرکت، ملازمت، راحت اور آرام، خلوت اور نجی زندگی میں عدم مداخلت کو بھی اس کا بنیادی حق قرار دیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کے دستور اور انسانی حقوق کے چارٹر نے تمام دُنیا میں، تمام مرد و خواتین کے لیے جو حقوق لازم قرار دیئے ہیں، انہیں اقوام متحدہ کے ممبر ممالک نے اپنے ریاستی دساتیر اور قوانین کا حصہ بنایا۔آئین پاکستان ۱۹۷۳ء میں بھی ان تمام بنیادی حقوق اور آزادیوں کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔موضوع کی مناسبت سے اس اہم حقیقت کا تذکرہ ضروری ہے کہ انسانی حقوق کے عالمی منشور اور اس کے بعد آنے والے انسانی حقوق کے مختلف معاہدات اسے سلسلے کی کڑی ہیں۔

شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ 1966 (ICCPR)، معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ 1966 (ICESCR)، نسلی امتیازات کے خاتمے کا بین الاقوامی معاہدہ 1965 (ICERD)، خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازات کے خاتمے کا سمجھوتہ 1979 (CEDAW)، تشدد کے خلاف سمجھوتہ 1984 (CAT)، بچوں کے حقوق کے تحفظ کا سمجھوتہ 1989 (CRC)، اور دیگر معاہدات، قراردادوں میں کسی بھی سطح پر ہم جنسیت کو انسانی حقوق کا درجہ حاصل نہیں ہے۔

'ہم جنسیت' کو انسانی حقوق سے منسلک کرنے کی تاریخ کچھ یوں ہے کہ ۲۰ ویں صدی کے آخری عشرے میں ہم جنسیت کو 'جبلت' کا میلان، قرار دیتے ہوئے، اسے ایک عمل کے بجائے ایک رویہ قرار دیا گیا اور اس کے لیے 'جنسی رجحان' (Sexual Orientation) کی اصطلاح وضع کی گئی۔ہم جنس زدہ افراد جو پہلے صرف Homosexuals کہلاتے تھے، ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسیع نمائندگی کے لیے پہلے LGB پھر LGBT، LGBTI اور LGBTIQ کی اصطلاحات استعمال کی جانے لگیں۔

اقوام متحدہ کے تحت پہلی دفعہ 'جنسی رجحان' کی اصطلاح خواتین کی 'چوتھی عالمی کانفرنس' کے لیے بننے والی دستاویز 'بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن' (BPA 1995) کے دوران زیر بحث آئی، جہاں اسے خواتین سے حق کے طور پر متعارف کروایا گیا۔ بعدازاں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی (UNGA) اور انسانی حقوق کی کونسل (UNGCR) کے تحت مختلف فورمز پر جنسی رجحان، صنفی شناخت اور LGBT حقوق کی تائید میں قراردادیں، اعلامیے اور بیانات پیش اور منظور ہوتے رہے۔

اس سلسلے کی اہم قراردادیں ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، میں منظور ہوئیں۔ ۲۰۱۵ء میں اقوام متحدہ کے ۱۲ بین الاقوامی اداروں: WFP, UN WOMEN, UNODC, UNICEF, UNHCR, UNFPA, UNESCO, UNDP, UNAIDS, OHCHR, ILO اور WHO نے LGBT افراد کے خلاف امتیاز اور تشدد ختم کرنے کے لیے ایک مشترکہ قرارداد منظور کی، جس پر ممبر ممالک سے عمل درآمد کا مطالبہ کیا گیا۔ ۹۶ ممبر ممالک نے LGBT حقوق کے تحفظ کے لیے اس قرارداد کی تائید کی۔ ان تمام پیش قدمیوں کے دوران ۲۰۰۸ء کی منظور شدہ ایک قرارداد کی مخالفت میں ویٹی کن کے نمائندے، 'اسلامی تعاون کی تنظیم' (OIC) اور پاکستان کی طرف سے بھی مخالفت میں بیان دیئے گئے اور ان اقدامات کو 'بین الاقوامی انسانی حقوق کے ڈھانچے کو کمزور کرنے اور معاشرے میں جنسی بے راہ روی کی اثر پذیری'' اور ان کے قانونی جواز پر تحفظات کا اظہار کیا گیا۔

اقوام متحدہ نے LGBT حقوق کے ضمن میں اپنی اس تمام پیش رفت کے دوران ۲۰۱۱ء میں انسانی حقوق کی کونسل میں حتمی طور پر LGBT حقوق کو بطور انسانی حقوق تسلیم کرنے کی قرارداد منظور کر لی۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق نے فوراً ہی ایک رپورٹ جاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردی، جس میں دنیا کے مختلف ممالک میں LGBT افراد کے حقوق کی خلاف ورزی، ان کے خلاف ہونے والے مبنی برنفرت جرائم، امتیازات اور ہم جنس پرستوں کے لیے قانونی سزاؤں کا جائزہ لیا گیا۔اس رپورٹ کی بنیاد پر اقوام متحدہ نے تمام ممبر ممالک پر زور دیا کہ'' وہ LGBT حقوق کی حفاظت و وضاحت کے لیے قوانین کی تشکیل کریں''۔اقوام متحدہ کے تحت LGBT حقوق کو انسانی حقوق کے طور پر تسلیم کیے جانے کے نتائج میں، عالمی اداروں کی حمایت کے ساتھ' جنسی رجحان' (Sexual Orientation)، صنفی شناخت (اپنے خود ساختہ اساسات کی بنیاد پر) رویوں کی ترویج، ہم جنسیت کو ممنوع یا ناروا رویے کے بجائے سماجی قبولیت کا درجہ حاصل ہونا، ہم جنسیت کے خلاف خواتین کو تنقید کا نشانہ بنانا اور ان کی تنسیخ کا مطالبہ، ہم جنس زدگان کی علانیہ فخریہ پریڈ اور ہم جنس شادیوں کو قانونی تحفظ دینا شامل ہیں۔

LGBT کے انسانی حقوق کے طور پر تسلیم کیے جانے کے بعد ہم جنس شادیوں سے متعلق بہت سے امور پر بھی قوانین سازی کی کوششیں جاری ہیں، جن میں اسے جوڑنے کے لیے اولاد کا حصول بذریعہ Surrogacy یا Adoption (کرائے پر رحم مادر کا حصول) اور IVF کے ذریعے تولیدی عمل، تبدیلی جنس کے لیے سرجری، ہارمونز کی تبدیلی اور دیگر امور کی اجازت اور سہولیات کی فراہمی، تولیدی صلاحیتوں میں تبدیلیوں کی سرجری کی سہولیات کی فراہمی پر مبنی قوانین شامل ہیں۔اسی طرح مختلف شعبہ ہائے زندگی تعلیم، ملازمت، طبی سہولیات، فوجی خدمات میں بلا امتیاز شمولیت کے قوانین اور امتیازی سلوک یا ہراساں کیے جانے کے خلاف قوانین کی تشکیل بھی مطلوب ہے۔

ہم جنس شادی کی صورت حال دیکھی جائے تو ۲۰۰۱ء میں ہالینڈ کے آغاز کے بعد سے ۲۰۲۲ء تک اسے برطانیہ، ویلز، امریکا، آسٹریلیا، جرمنی، فرانس، نیوزی لینڈ، فن لینڈ، مالٹام کینیڈا، اسپین، ڈنمارک، برازیل سمیت ۳۲ ممالک میں (مکمل طور پر یا کچھ حصوں میں) قانونی تحفظ حاصل ہو چکا ہے، جب کہ مزید ۳۴ ممالک میں ہم جنس جوڑوں کی تحفظ حاصل ہے۔تقریباً ۷۰ ممالک میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن کا تعلق ایشیا، افریقا اور مشرق وسطیٰ سے ہے، ہم جنسیت غیر قانونی ہے۔ البتہ ۲۰۱۹ء میں بھارت میں بھی سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کی روشنی میں ہم جنسیت کو قانونی تحفظ دیا گیا ہے۔

عالمی اداروں کے دباؤ پر قوانین میں گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہیں۔ انھی میں ایسے ممالک ہیں، جہاں ہم جنسیت کی قانونی سزا 'سزائے موت' ہے۔ ان میں ایران، سوڈان، سعودی عرب، یمن، صومالیہ، نائیجیریا کچھ علاقے، شام اور عراق شامل ہیں۔ اگرچہ پاکستان، افغانستان، موریطانیہ، قطر اور متحدہ عرب امارات میں بھی شریعہ لا کے تحت سزائے موت دی جاسکتی ہے، لیکن اس پر کبھی عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔

اقوام متحدہ کی متعدد بار تمام ممالک کو ہدایت ہے کہ وہ ''ہم جنسیت کے خلاف موجود ریاستی قوانین کو منسوخ کردیں اور ہم جنسیت اور ہم جنس شادی کے حق میں قانون سازی کریں اور پالیسی اقدامات اُٹھائیں''۔ پاکستان میں بھی گذشتہ عشرے سے نسبتاً مربوط کوششوں کے اثرات ظاہر ہورہے ہیں، ۲۰۱۸ء میں خواجہ سرا افراد کے حق میں منظور ہونے والے قانون میں 'ٹرانس جینڈر' کی اصطلاح میں وسعت پیدا کرتے ہوئے، جنسی رجحان اور شخصی صنفی شناخت کو قانونی تحفظ فراہم کرکے LGBT حقوق اور ہم جنس شادی کا راستہ کھولنے کی کوشش کی گئی۔

آئین پاکستان ۱۹۷۳ء کے تحت اسلامی جمہوریہ پاکستان کا بنیادی تشخیص اسلام ہے۔ ریاست کی حاکمیت اعلیٰ اللہ رب العالمین کے لیے ہے اور ملک میں قرآن وسنت کے قانون کی بالادستی ہے۔ جس سے متصادم کوئی قانون سازی ملک عزیز میں نہیں ہوسکتی۔ پاکستان کے قانون ساز اداروں پر لازم ہے کہ ہم جنسیت سے متعلق کسی قسم کے قوانین کو ملکی قوانین کا حصہ نہ بنائیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اور ریاست کے آئین کی نفی ہے۔

ooo

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ٹرانس جینڈر ہیں کون؟

ڈاکٹر جویریہ سعید

آیئے آج آسان اور واضح الفاظ میں سمجھتے ہیں۔

مرد یا عورت کی جنس کا تعین استقرارِ حمل یعنی پہلے خلیے/جنین کے بننے کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے۔اس کی وجہ ماں اور باپ سے آنے والے سیکس کروموسوم ہوتے ہیں۔انہی کروموسوم کی وجہ سے جنین میں مرد یا عورت کے اندرونی اور بیرونی اعضا اور ہارمونز وغیرہ بنتے ہیں۔اور وہ پیدائش کے وقت یا بلوغت کے ایام میں مرد یا عورت کی صنف کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں۔

اس نظام یا ہارمونز وغیرہ میں خرابی کی وجہ سے کچھ بچوں کی جنس میں ابہام پیدا ہو جاتا ہے۔یہ ابہام کبھی پیدائش کے وقت نظر آتا ہے اور کبھی بلوغت سے پہلے ظاہر نہیں ہوتا۔

انٹرسیکس یا ہرمافروڈائٹ: ایسے افراد جو پیدائشی طور پر ایسی کسی ایبنارمیلیٹی کی وجہ سے صنفی ابہام (Sexual ambiguity) کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ان کو ہرمافروڈائٹ یا انٹرسیکس کہا جاتا ہے۔ان میں ایبنارمیلیٹی کے اعتبار سے شدتوں کا فرق ہوتا ہے۔اسلامی تاریخ میں فقہا نے ایسے افراد کو یہ اختیار بھی دیا ہے کہ وہ غالب جنس/صنف اختیار کریں۔اور معاشرہ خدا خوفی رکھتا ہو تو ان کو اسی حالت کے ساتھ عزت سے جینے کا حق دینے والا ہونا چاہیے۔البتہ ان کی مختلف ضروریات کے مختلف ہارمونل یا سرجیکل طریقے موجود ہیں جو کچھ معاملات کو آسان کر دیتے ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ ہمارے معاشرے میں شدید امتیاز بھی برتا گیا اور ان کو زندگی کے بنیادی حقوق تک سے محروم رکھا گیا۔

سس جینڈر (Cis gender): یہ وہ افراد ہیں جو پیدائشی طور پر اور جسمانی طور پر مکمل مرد یا عورت پیدا ہوئے اور اپنی اس صنفی شناخت پر راضی ہیں۔ان میں میرے اور آپ جیسی اکثریت شامل ہے۔

ٹرانس جینڈر: ایسے افراد ہیں جو پیدائشی طور پر، جسمانی اور ہارمونز کے اعتبار سے مکمل عورت یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرد کی جنس کے ساتھ پیدا ہوئے۔ مگر بڑے ہو کر کسی نفسیاتی الجھن یا پیچیدگی، معاشرتی دباؤ، ٹرینڈ، ذاتی پسند ناپسند کی بنیاد پر اپنی جنس سے ناخوش ہیں۔ اس ناخوشی کو Gender dysphoria کہا جاتا ہے۔ یہ افراد اپنی مرضی سے اپنی صنف کا تعین کرتے ہیں۔ مرد ہو تو عورت بن جاتے ہیں، عورت ہو تو مرد۔ کچھ ایسے ہیں جو مرد یا عورت، دونوں ہی کا فیصلہ نہیں کرتے۔ یہ خود کو Non Binary کہتے ہیں۔ ایسے افراد کی رائے ظاہر ہے کہ وقت، حالات اور نظریات کے اعتبار سے بدل بھی سکتی ہے۔ یہ افراد کبھی صرف مخالف صنف کا حلیہ اور افعال اختیار کرتے ہیں اور کبھی سرجری یا ہارمون کے ذریعے اپنے اندرونی و بیرونی اعضا میں تبدیلی لے آتے ہیں۔

ٹرانس جینڈر کا اسلام سے کیا مسئلہ ہے؟: اسلام میں مرد و عورت کے درمیان پردے اور اختلاط کے علاوہ شادی بیاہ اور وراثت وغیرہ کے قوانین ہیں۔ سوچیے، ایک مرد کل کو عورت بننا پسند کرتا ہے تو وہ عورتوں کے باتھ روم، ان کے سوئمنگ پول ان کے جم وغیرہ میں جائے گا، اس کی شادی کس سے ہوگی؟ اگر وہ خود کو عورت قرار دے کر کسی مرد سے شادی کرتا ہے تو کیا یہ ہم جنس پرستی نہیں ہے؟ کیونکہ کسی سرجری یا ہارمونل تھیراپی سے اس کی حقیقی جنس تو تبدیل نہیں ہوگی، صرف ہیئت میں تبدیلی واقع ہوگی۔

ایک اہم غلط فہمی کو سمجھیے: دنیا میں ٹرانس جینڈر قوانین پیدائشی خواجہ سرا یعنی انٹرسیکس افراد کے تحفظ کے لیے نہیں بنائے گئے۔ وہ تو میڈیکلی اور فزیکلی اس طرح ہیں اور تعداد میں انتہائی کم ہیں۔ ترقی یافتہ دنیا میں ان کے حوالے سے وہ مسائل نہیں جو ہمارے یہاں ہیں۔ ترقی یافتہ دنیا میں ٹرانس جینڈر قوانین اختیاری طور پر اپنی صنف تبدیل کرنے والوں کے تحفظ کے لیے بنائے گئے ہیں اور یہ صرف صنفی انتخاب تک محدود نہیں بلکہ جنسی رجحانات تک پھیلتے ہیں۔ اس لیے ٹرانس جینڈر کے ساتھ ہم جنس پرستی کو مکمل تحفظ عطا کیا جاتا ہے۔

آگے کیا ہونے والا ہے؟: آپ لوگوں کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ صرف ایک پہلو ہے۔ اور بہت آگے جاتا ہے۔ ایک ٹرانس جینڈر عورت اصلاً مرد ہونے کی وجہ سے بچے پیدا کرنے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادر نہیں، اس وجہ سے وہ بچہ پیدا کرنے کے لیے Egg کسی سے صدقے میں لیتا ہے اور اسپرم اپنا دیتا ہے۔ اس جنین کو پروان چڑھانے کے لیے وہ کسی تیسری عورت کا یوٹرس ادھار لیتا ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس طریقے سے پیدا ہونے والے بچوں کا نسب، ان کی ماں اور باپ کا تعین زنا سے پیدا ہونے والے بچوں سے بھی گیا گزرا ہوگا۔ ان کا حقیقی باپ کون ہے؟ اصل ماں کون ہے؟ کوئی ہے بھی یا نہیں؟ کیونکہ جس کا دعویٰ بہت سے کریں، اس کا کوئی بھی نہیں ہوتا۔

ایسے واقعات بھی ہیں کہ دو مردوں کی شادی کے بعد بہن نسوانی خلیہ فراہم کرتی ہے اور ان کی ماں اس جنین کو اپنی کوکھ میں پالتی ہے۔ اس سے آپ اسفل سافلین کا اندازہ لگا لیجیے کہ ابھی تو ابتدا ہے، چند نسلیں اور گزر گئیں تو کیا کیا سامنے آئے گا۔

ابھی مغربی دنیا میں حال یہ ہے کہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے سنگل پیرنٹ یا دونوں والدین سے محروم ہوتے ہیں۔ سوچیے، اس قسم کے عمل سے پیدا ہونے والے بچوں کی روحانی، نفسیاتی، جسمانی اور جذباتی اپچمنٹ کس قدر متاثر ہوگی۔ گویا یہ نسلِ انسانی کی تباہی کا منصوبہ ہے۔

اس معاملے کو آگے بڑھائیں۔ مغرب یہاں تک رکا نہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر ایسے گروپ اور افراد سامنے آ رہے ہیں جو خود کو جانور کے طور پر شناخت کروانا چاہتے ہیں۔ ان کو Furries کہا جاتا ہے۔ میں نے ایسے Furries اپنی آنکھوں سے تفریحی مقامات پر گھومتے دیکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر کی Sexual fantasies بھی جانوروں کے ساتھ یا ان کی طرح جنسی تسکین حاصل کرنے سے وابستہ ہوتی ہے۔

پاکستان میں کیا ہوا؟: پاکستان میں مذاق یہ ہوا کہ رنگین جھنڈوں کے ساتھ چالاک لوگوں نے انٹرسیکس لوگوں کے حقوق کے تحفظ کے نام پر اپنی حیوانی خواہشات کی تسکین کا انتظام کروایا۔ اور ٹرانس جینڈر لاء ۲۰۱۸ء میں تمام بڑی پارٹیوں نے نہ صرف اسی متنازع اصطلاح کے ساتھ عوام کو لاعلمی میں رکھ کر پاس کروالیا۔ بلکہ آپ ویڈیو میں خود سنیں تو آپ کو علم ہو کہ تحریکِ انصاف کی وزیر شیریں مزاری صاحبہ واضح الفاظ میں کہہ رہی ہیں کہ Gender identity ہر شخص کا اپنا حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونا چاہیے اور اس کے لیے کسی میڈیکل معائنہ کی شرط عائد نہیں کی جانی چاہیے۔ یہ بات اس اعتراض کے جواب میں کہہ رہی ہیں کہ حقیقی یا پیدائشی خواجہ سراؤں کے لیے قانون بنائیں اور ان کو جنس کے انتخاب کا اختیار دینے سے قبل طبی معائنے سے یہ کنفرم کر لیں کہ وہ پیدائشی طور پر مبہم صنف کے ساتھ پیدا ہوئے بھی ہیں یا نہیں، تاکہ دوسرے نفس پرست اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

آپ لوگوں کو اندازہ نہیں لیکن مغرب میں کئی برس گزار رہے ہیں اور کئی برس سے ڈاکٹر کی حیثیت سے کام کر رہی ہوں۔ چائلڈ سائیکاٹری میں ڈاکٹر کے پاس آنے والا ہر تیسرا بچہ اور بچی اپنی جنس تبدیل کروانا چاہتا ہے۔ کینیڈا جو کہ اس قانون کو پاس کرنے میں سب سے آگے ہے، وہاں، امریکا اور یورپی ممالک میں اسکولوں میں بچوں کی جینڈر چینج کی تقریب منعقد کی جاتی ہے اور اگر والدین اس سے خوش نہ ہوں تو ان کو مطلع کرنا بھی ضروری خیال نہیں کیا جاتا۔ قانون، حکومت اور سارا معاشرہ ان کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہ بچے تیسری چوتھی یا نچویں جماعت کے ننھے بچے بھی ہو سکتے ہیں۔

آپ اندازہ لگائیے اگر یہ قانون انہی الفاظ کے ساتھ پاکستان میں قائم رہا، تو کیا صورتحال ہوگی؟ ۲۰۱۸ء سے لے کر کل کی تاریخ تک پاکستان میں اس قانون کی مخالفت صرف جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق احمد خان نے کی ہے اور وہی تن تنہا ان خطرناک لوگوں کے طنز و استہزا اور مخالفت کا سامنا کر رہے ہیں۔

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ اس خطرے کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں، شش شش کر کے چپ کروائیں، یا سیاسی تعصبات کی وجہ سے مصلحت سے کام لیں، یا اپنے رہنماؤں پر زور ڈالیں کہ وہ اِس بل میں بنیادی نوعیت کی ترامیم کریں۔

ooo

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹرانس جینڈر ایکٹ۔۔۔چوکھی لڑائی

حمزہ قریشی

۲۰۱۸ء میں آئین کا حصہ بننے والا ٹرانس جینڈر ایکٹ اس وقت پورے ملک میں زیر بحث ہے۔ سینیٹ میں جماعت اسلامی کے رکن مشتاق احمد خان نے اس ایکٹ کو معاشرے کے لیے تباہ کن قرار دیتے ہوئے ترامیم بھی پیش کی ہیں۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ بھارت کے مذہبی طبقے میں بھی ٹرانس جینڈر ایکٹ کے حوالے سے کافی اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ مضمون تحریر کرنے سے کچھ منٹ پہلے ہی ایک بھارتی عالم کی پوسٹ بھی دیکھی جس میں وہ مشورہ طلب کر رہے ہیں کہ اس موضوع پر خطبہ دینا چاہیے یا نہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ اضطراب کافی خوش آئند ہے۔ پاکستانی فیس بک پر مختلف افراد نے اس معاملے کی سنگینی کو واضح کرنے کے لیے کئی مثالوں کا بھی استعمال کیا ہے۔ اس حالیہ تحرک کا سہرا جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق احمد خان کو جاتا ہے جنھوں نے علما اور دینی جماعتوں کی توجہ اس جانب بالآخر مبذول کروائی۔

اسلامی جمعیت طلبہ کراچی کے مختلف رفقا ان معاملات میں کافی متحرک رہے ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جب مذہبی طبقے میں اس حوالے سے خاموشی بلکہ سرسری بات کرنے پر بھی غیر اعلانیہ پابندی تھی، اس وقت (۲۰۱۸ء) کراچی جمعیت کے احباب میں یہ سوال بار بار اٹھتا تھا کہ ٹرانس جینڈر ایکٹ آخر پارلیمان نے منظور کیسے کرلیا۔ کیوں ہمارے کسی بھی رکن قومی اسمبلی (ماسوائے دینی جماعتوں اور ایک خاتون ممبر اسمبلی) کو خیال نہ آیا کہ قوم کو اس کی سنگینی سے خبردار کرے۔ البتہ ہم اپنے طور پر کچھ نہ کچھ اسٹڈی سرکلز میں کارکنان کو سمجھانے کی کوشش کرتے رہے۔

مولانا مودودی نے اپنی کتاب، ''پردہ'' میں ایک جگہ لکھا ہے: 'لٹریچر پیش قدمی کرتا ہے۔ رائے عامہ اس کے پیچھے آتی ہے۔ آخر میں اجتماعی اخلاق، سوسائٹی کے ضوابط اور حکومت کے قوانین سب سپر ڈالتے جاتے ہیں'۔ اس وقت صورتحال بعینہٖ یہی ہے۔

شاید آپ میں سے کچھ لوگ یقین نہ کریں مگر او اور اے لیولز کے طلبہ و طالبات کا ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کو (Gay) یا (lesbian) کہنا آج سے دس سال پہلے بھی کافی نارمل تھا۔ مذاق میں عجیب وغریب حرکات کرنا اور پھر homo کی آوازیں کسنا سب عام سی بات تھی۔ کچھ برسوں کے بعد یونیورسٹی میں انٹرمیڈیٹ بیک گراؤنڈ سے آنے والے طلبہ سے بھی یہ الفاظ مذاق میں سنے تو حیرانی ہوئی کہ یہ وبا تو لبرل یا قدامت پسند پس منظر رکھنے والے خاندانوں کے بچوں میں یکساں ہی پھیلی ہوئی ہے۔ یقین جانیے کہ دس سال میں صورتحال مزید خراب ہی ہوئی ہے Snapchat, Twitter اور Instagram کی اس دنیا سے آپ ابھی واقف ہی نہیں ہیں۔

۲۰۱۸ء میں کی جانے والی یہ قانون سازی راتوں رات نہیں ہوئی۔ دینی طبقے کی معصومیت کہیے یا شریر لوگوں کی چالاکی، کہ کام تو عرصے سے خاموشی کے ساتھ چل رہا تھا۔ پاکستان کی تمام بڑی سیاسی جماعتوں پیپلز پارٹی، تحریک انصاف، اور نواز لیگ میں موجود لادین عناصر نے اس بل کو مل کر پاس کروایا۔ ابھی بھی ایسی اطلاعات ہیں کہ امریکی سفارت کار ہماری سیاسی قیادت سے اس قانون کی حفاظت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

۲۰۲۱ء میں سینیٹر مشتاق احمد خان کے سوال پر فراہم کیا جانے والا ڈیٹا نے اس معاملے کی حساسیت کو مزید واضح کیا ہے۔ ڈیٹا کے مطابق پچھلے تین سالوں میں نادرا کو جنس تبدیلی کی قریباً ۲۹۰۰۰ درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان میں صرف ۳۰ خواجہ سراؤں کی جانب سے تھی۔ باقی ۲۸۶۹۳ درخواست گزار پیدائشی طور پر مرد یا خواتین تھے۔

۲۰۰۲ء میں چھپنے والے ایک ریسرچ پیپر میں تفصیل سے پاکستان میں کام کرنے والی این جی اوز، نیٹ ورکنگ، advocacy اور lobbying فرمز کے بارے بتایا گیا۔ ان لوگوں کی تیاری کا اندازہ صرف اس بات سے ہوسکتا ہے حدود آرڈیننس کے خلاف منظم کام ضیا کے زمانے میں ہی شروع ہوگیا تھا۔ بے نظیر اور نواز شریف کے زمانے میں ذہن سازی تیز ہوئی (اس وقت کے کورٹ کیسز یاد کر لیجیے)۔ بالآخر ۲۰۰۶ء میں حدود آرڈیننس میں ترامیم منظور ہوگئیں۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ کوئی ہوا میں چلایا تیر نہیں ہے۔ نہ ہی LGBTQ+ محض چند ذہنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیماروں کے دماغ کی اختراع ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ LGBTQ rights کی جڑیں Gay Rights کے نعرے میں پائی جاتی ہے۔ قومِ لوط کا شرمناک عمل کرنے والوں کے حقوق کی بات اس وقت شروع ہوئی جب ۱۹۸۰ء کی دہائی میں پھیلنے والی ایڈز کی وبا کا اس وقت کے امریکی صدر ریگن نے کوئی خاص نوٹس نہیں لیا۔ جس کی وجہ سے کئی ہم جنس پرست چل بسے۔ حکومتی عدم دلچسپی کی وجہ سے ہونے والی اموات نے (۱۹۹۰ء کی دہائی میں) اس تحریک کو momentum دیا۔ Post Structuralist مفکرین مائیکل فوکالٹ (۱۹۲۶ء۔۱۹۸۴ء) وغیرہ کی تحریروں نے اس تحریک کو فلسفیانہ بنیادیں عطا کیں۔ جیوڈٹ بٹلر Judith Butler (۱۹۵۶ء تا حال) نے ۱۹۹۰ء کی دہائی میں اپنی کتابوں اور مضامین کے ذریعے اس خاکے میں رنگ بھرا۔ واضح رہے post-structural feminism کی بنیادیں لبرل ازم اور لبرل فیمینزم سے کافی الگ ہیں۔ دو جنس (یعنی مرد و عورت) کا انکار اور gender کو performative (معذرت، میں اس کا اردو ترجمہ نہیں ڈھونڈ پایا) کہنا، اس پوسٹ اسٹرکچرل فیمینزم اور اس سے ماخوذ LGBTQ+rights تحریک کا اصل بیانیہ ہے۔

ان کے فکری اثر و ابلاغی جیت کا اندازہ تو صرف اس سے ہی لگا لیجیے کہ ہم نے خواجہ سراؤں اور مخنث کے لیے transgender کی اصطلاح کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ ان کے حقیقی معنی میں بڑا فرق ہے۔ خواجہ سرا یا ہیجڑوں کے لیے مہذب انگریزی میں intersex کا لفظ ہے۔ جبکہ ٹرانس جینڈر تو یہ لوگ اس عورت یا مرد کو کہتے ہیں جو اپنی پیدائش کے وقت کی 'تفویض کردہ جنس' کے برخلاف 'محسوس' کرے۔ LGBTQ+ میں q سے مراد queer ہے۔ اور plus تو ان لاتعداد اجناس کی طرف اشارہ کرتا ہے جو دن بہ دن بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ دو سال پہلے کہیں پر ان اجناس (genders) کی تعداد ۵۰ کے لگ بھگ پڑھی تھی۔ اب ایک اور مضمون کے مطابق یہ تین سو سے زائد ہیں۔

یہ Queer theory تو انڈلدعاء، مائیکل وارنر اور جیوڈٹ بٹلر کا وہ 'تحفہ' ہے جس

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مجموعی طور پر LGBTQIA+ تحریک کو فلسفیانہ قوت اور عقلی دلائل دیے۔ ذوالفقار علی بھٹو کا واحد پوتا ذوالفقار علی جونیئر جو ایک دم سے ہمارے بچے کھچے سرخوں کے لیے امید بن گئے ہیں، اپنے آپ کو queer کہتے ہیں۔ محرب معیز اعوان نامی ایک مرد جس نے سرجری کروا کر عورت کا روپ دھارا ہے (سرجری کے ذریعے جنس کو تبدیل کروانے والوں کو sexual-trans کہتے ہیں) مگر اب اس پر بھی خوش نہیں ہے۔ زکریا اور اس جیسے کئی ہم جنس پرست سوشل میڈیا پر خواجہ سراؤں کے حقوق کے نام پر اپنا بیانیہ پیش کر رہے ہیں۔ عمومی طور پر یہ پوسٹ اسٹرکچرل ازم کا ہی سہارا لیتے ہیں۔ لبرل ازم پر تنقید بھی کرتے ہیں۔

بہر حال، یہ اہم ہے کہ ہماری نوجوان نسل کی اکثریت اس تحریک سے نفرت رکھتی ہے۔ اس کا اظہار بھی کچھ نہ کچھ سوشل میڈیا پر ایسے نظر آیا کہ بظاہر ماڈرن اور جدید تعلیم یافتہ کئی لڑکے لڑکیوں نے ٹرانس جینڈر ایکٹ کے خلاف پوسٹ شیئر کی۔ اس ضمن میں عوامی شعور کو بیدار اور دیگر کام کرنے کی ضرورت کا تو اہل حل وعقد کو بخوبی اندازہ ہے۔

مگر ایک ایسے نوجوان کی حیثیت سے جس نے اس گروہ کے افراد اور کام کرنے کے طریقہ کار پر نظر رکھی ہے۔ کچھ کو کالج میں ساتھ پڑھتے دیکھا ہے۔ اور پھر ایک طویل عرصہ ان دوستوں کے ساتھ گزارا جو خود بھی ان فتنہ پرور لوگوں پر نظر رکھتے اور اس تحریک کے سدباب کرنے کی اپنی سی کوشش کرتے رہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ عوامی شعور کو بیدار کرنے اور احتجاج کرنے سے فوری طور پر تو یہ معاملہ دب جائے گا۔ اصل ضرورت اس وقت ایسے افراد کار کی بڑی پیمانے پر تیاری ہے جو ہمارے ملک کے نظام کے اندر اور باہر دونوں جگہ رہتے ہوئے اس کو مکمل طور سے اسلامی بنانے کی کوشش کریں۔ یہ تو ایک چوکھی لڑائی بن چکی ہے جس میں ہمیں ہر محاذ پر لڑنا ہوگا۔

یاد رہے کہ ہماری سوسائٹی لبرل ازم کی زبانی مخالفت کے باوجود کئی معاملات میں عملی طور پر لبرل نظریے کا ہی اظہار کر رہی ہوتی ہے۔ یہ مغرب کے تہذیبی غلبہ یا ہماری مرعوبیت کا ایک نمونہ ہے۔ اللہ بچائے، کہ کہیں فیمینزم بھی ہمارا یہی حال نہ کر دے۔

ooo

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواجہ سرا کے احکام

محمد اسحاق سلفی

الحمد اللہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! خواجہ سرا کو عربی میں ''مخنث'' اور اردو میں ''ہیجڑا'' کہا جاتا ہے۔ جو حرکات وسکنات اور گفتگو میں پیدائشی طور پر عورتوں کے مشابہ ہو، ایسی مخلوق کو عربی میں مخنث اور اردو میں ہیجڑا یا کھسرا کہا جاتا ہے۔ اور ایسی خلقت والے لوگ آج کی طرح نبی کریم ﷺ کے دور میں بھی موجود تھے، اور شریعت میں ایسے لوگوں کے حوالے سے تفصیلی راہنمائی موجود ہے، فقہائے کرام نے اپنی کتب فقہ میں ایسے لوگوں کے حوالے سے تفصیلی مباحث بیان فرمائی ہیں۔ شیخ صالح المنجد سے مخنث کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا

اول: ا۔ خنثیٰ لغت عرب میں اس شخص کو کہتے ہیں جو نہ تو خالص مرد ہو اور نہ ہی خالص عورت، یا پھر وہ شخص جس میں مرد وعورت دونوں کے اعضاء ہوں، یہ خنث سے ماخوذ ہے جس کا معنی نرمی اور کسر ہے، کہا جاتا ہے '' خنث الشئی فتخنث'' یعنی میں نے اسے نرم کیا تو وہ نرم ہوگئی، اور الخنث اسم ہے اور اصطلاح میں: اس شخص کو کہتے ہیں جس میں مرد وعورت دونوں کے آلہ تناسل ہوں، یا پھر جسے اصل میں کچھ بھی نہ ہو، اور صرف پیشاب نکلنے والا سوراخ ہو۔

۲۔ اور الخنث نون پر زبر کے ساتھ: اس کو کہتے ہیں جو کلام اور حرکات وسکنات اور نظر میں عورت کی طرح نرمی رکھے، اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: جو پیدائشی طور پر ہی ایسا ہو، اس پر کوئی گناہ نہیں۔

دوسری قسم: جو پیدائشی تو ایسا نہیں، بلکہ حرکات وسکنات اور کلام میں عورتوں سے مشابہت اختیار کرے، تو ایسے شخص کے متعلق صحیح احادیث میں لعنت وارد ہے، خنثیٰ کے برخلاف مخنث کے ذکر یعنی نر ہونے میں کوئی اخفاء نہیں ہے۔

۳۔ خنثیٰ کی دو قسمیں ہیں: خنثیٰ مشکل اور خنثیٰ غیر مشکل

ا۔ خنثیٰ غیر مشکل: جس میں مرد یا عورت کی علامات پائی جائیں، اور یہ معلوم ہو جائے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ مرد ہے یا عورت تو یہ خنثیٰ مشکل نہیں ہوگا، بلکہ یہ مرد ہے اور اس میں زائد خلقت پائی جاتی ہے، یا پھر یہ عورت ہوگی جس میں زائد اشیاء ہیں، اور اس کے متعلق اس کی وراثت اور باقی سارے احکام اس کے مطابق ہوگا جس طرح کی علامات ظاہر ہوں گی۔

ب۔ خنثیٰ مشکل: یہ وہ ہے جس میں نہ تو مرد اور نہ ہی عورت کی علامات ظاہر ہوں، اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ مرد ہے یا عورت، یا پھر اس کی علامات میں تعارض پایا جائے۔ تو اس سے یہ حاصل ہوا کہ خنثیٰ مشکل کی دو قسمیں ہیں:

ایک تو وہ جس کو دونوں آلے ہوں، اور اس میں علامات بھی برابر ہوں، اور ایک ایسی قسم جس میں دونوں میں سے کوئی بھی آلہ نہ ہو بلکہ صرف سوراخ ہو۔

۴۔ جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ اگر بلوغت سے قبل خنثیٰ ذکر سے پیشاب کرے تو یہ بچہ ہوگا، اگر فرج سے پیشاب کرے تو یہ بچی ہے۔ اور بلوغت کے بعد درج ذیل اسباب میں سے کسی ایک سے واضح ہو جائے گا:

اگر تو اس کی داڑھی آ گئی، یا پھر ذکر سے منی نکلی، یا پھر کسی عورت کو حاملہ کر دیا، یا اس تک پہنچ گیا تو یہ مرد ہے، اور اسی طرح اس میں بہادری و شجاعت کا آنا، اور دشمن پر حملہ آور ہونا بھی اس کی مردانگی کی دلیل ہے، جیسا کہ علامہ سیوطی نے اسنوی سے نقل کیا ہے

اور اگر اس کے پستان ظاہر ہو گئے، یا اس سے دودھ نکل آیا، یا پھر حیض آ گیا، یا اس سے جماع کرنا ممکن ہو تو یہ عورت ہے، اور اگر اسے ولادت بھی ہو جائے تو یہ عورت کی قطعیت پر دلالت کرتی ہے، اسے باقی سب معارض علامات پر مقدم کیا جائے گا۔

اور رہا میلان کا مسئلہ تو اگر ان سابقہ نشانیوں سے عاجز ہو تو پھر میلان سے استدلال کیا جائے گا، چنانچہ اگر وہ مردوں کی طرف مائل ہو تو یہ عورت ہے اور اگر وہ عورتوں کی طرف مائل ہو تو یہ مرد ہے، اور اگر وہ کہے کہ میں دونوں کی طرف ایک جیسا ہی مائل ہوں، یا پھر میں دونوں میں سے کسی کی طرف بھی مائل نہیں تو پھر یہ مشکل ہے۔

سیوطیؒ کہتے ہیں: فقہ میں جہاں بھی خنثیٰ کو مطلق بیان کیا جائے تو اس سے خنثیٰ مشکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد ہے۔انتہائی مختصر (دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (20-21-23)

دوم: الخنثیٰ: ہماری مراد خنثیٰ مشکل ہے، اس کو دونوں آلے یعنی مرد اور عورت دونوں کے عضو ہوں تو اس کی دو قسمیں ہیں:

ایک تو ایسی قسم ہے جس میں یہ راجح نہیں کہ وہ دونوں میں سے کونسی جنس ہے، اور دوسری وہ قسم جس کے بارہ میں معلوم ہو جائے اس کی علامات میں میلان شامل ہے، چنانچہ اگر تو وہ عورت کی طرف مائل ہو تو وہ مرد ہے، اور اگر اس کا میلان مردوں کی جانب ہے تو وہ عورت ہوگی۔

اور جنسی طور پر عاجز ہو شخص ہوگا جس کا عضو تناسل تو ہے لیکن کسی بیماری یا نفسیاتی یا عضبی یا کسی اور سبب کے باعث وہ جماع کی طاقت نہ رکھتا ہو، جس کے نتیجہ میں نہ تو اس سے جماع ہوگا، اور نہ ہی استمتاع اور نہ ہی اولاد پیدا ہوگی۔اس سے یہ واضح ہوا کہ جنسی طور پر ہر عاجز شخص ہیجڑا یعنی خنثیٰ نہیں ہوتا، بلکہ ہو سکتا ہے وہ کسی بیماری کی علت کے سبب جنسی عاجز ہو، اور اس کا تخنث کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مخنث یعنی ہیجڑا ہو لیکن وہ جنسی طور پر وطئی کرنے پر قادر ہو۔

ا۔رہا ہیجڑے کی شادی کا مسئلہ تو اس کے متعلق عرض ہے کہ:

اگر تو وہ غیر مشکل ہے تو اس کی حالت کے مطابق اس کی دوسری جنس سے شادی کی جائے گی، اور اگر وہ خنثیٰ مشکل ہے تو اس کی شادی کرنا صحیح نہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ احتمال ہے کہ وہ مرد ہو تو مرد مرد سے کیسے شادی کر سکتا ہے؟ اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عورت ہو تو عورت عورت سے کیسے شادی کر سکتی ہے؟ اور اگر وہ عورت کی طرف مائل ہو اور مرد ہونے کا دعوئی کرے تو یہ اس کے مرد ہونے کی ترجیح کی علامت ہے، اور اسی طرح اگر وہ مرد کی طرف مائل ہو اور عورت ہونے کا دعوئی کرے تو وہ عورت ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: خنثیٰ یا تو مشکل ہوگا یا پھر غیر مشکل، اگر وہ مشکل ہو اور اس میں مردوں کی علامات ظاہر ہوں تو وہ مرد ہے اور اسے مردوں کے احکام حاصل ہوں گے، یا پھر اس میں عورتوں کی علامات ظاہر ہوں تو وہ عورت ہے اور اسے عورتوں کے احکام حاصل ہوں گے، اور اگر وہ خنثیٰ مشکل ہے اس میں نہ تو مردوں اور نہ ہی عورتوں کی علامات ظاہر ہوں تو اس کے نکاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے: خرقی کا کہنا ہے کہ اس میں اس کا قول مرجع ہوگا اور اس کے قول کو مانا جائے گا، اگر تو وہ کہتا ہے کہ وہ مرد ہے، اور اس کی طبیعت عورتوں سے نکاح کی طرف مائل ہوتی ہے تو اسے عورت سے نکاح کا حق حاصل ہے اور اگر وہ یہ بیان کرے کہ وہ عورت ہے اور اس کی طبیعت مردوں کی مائل ہوتی ہے تو اس کی مرد سے شادی کی جائے گی۔ کیوں کہ یہ ایسا معنی ہے جس تک اس کے ذریعے ہی پہنچا جا سکتا ہے، اور اس میں کسی دوسرے کو ایجاب کا حق حاصل نہیں، تو بالکل اس کا قول قبول ہوگا جس طرح عورت کا حیض اور عدت میں قبول کیا جاتا ہے، اور وہ اپنے آپ کو جانتا ہے کہ اس کی طبیعت اور شہوت کس جنس کی طرف مائل ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حیوانات میں عادت بنائی ہے کہ مذکر مؤنث کی طرف مائل ہوا ہے، اور مؤنث مذکر کی طرف مائل ہوتی ہے اور یہ میلان نفس اور شہوت میں ایک ایسا معاملہ ہے جس پر کوئی دوسرا مطلع نہیں ہو سکتا صرف صاحب میلان اور شہوت کو پتہ چلتا ہے، اور اس کی ظاہری علامات کی معرفت ہمارے لیے مشکل ہے، اس لیے باطنی امور میں جو اس کے ساتھ مخصوص ہیں اس کے حکم کی طرف رجوع کیا جائے گا، یعنی اس کی بات مانی جائے گی۔ (دیکھیں: المغنی (7-319)

اور یہ کہنا کہ خنثیٰ مشکل کی شادی صحیح نہیں یہ جمہور علماء کا قول ہے، اگر وہ اپنی طبیعت میں میلان اور شہوت دیکھے تو کیا کرے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: ہم اسے کہیں گے صبر کرو، حتی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حالت اس سے بہتر کر دے۔

شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ کہتے ہیں:

''اور نکاح کے باب میں ''خنثیٰ مشکل'' جس کا مرد اور عورت دونوں کا عضو تناسل ہو، یعنی مرد کا عضو تناسل بھی اور عورت کی شرم گاہ بھی اور یہ واضح نہ ہو کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت، اس طرح کہ وہ پیشاب دونوں سے کرتا ہو، اور اس میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو اسے امتیاز کرے کہ کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت تو اس کی شادی کرنا صحیح نہیں، نہ تو وہ عورت سے شادی کرے اور نہ ہی مرد سے، عورت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے شادی اس لیے نہ کرے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ خود بھی عورت ہو، اور عورت کی عورت سے شادی نہیں ہوسکتی، اور نہ ہی کسی مرد سے شادی کرے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ خود بھی مرد ہو اور مرد کی مرد سے شادی نہیں ہوسکتی وہ اسی طرح بغیر شادی کے ہی رہے حتیٰ کہ اس کا معاملہ واضح ہو جائے، اور جب واضح ہو جائے تو اگر وہ مردوں میں ہو تو عورت سے شادی کرلے، اور اگر عورتوں میں شامل ہو تو مرد سے شادی کرلے، یہ اس وقت تک حرام ہے جب تک اس کا معاملہ واضح نہیں جاتا۔ (دیکھیں: الشرح الممتع (160/12) اور شیخ ؒ اس کو مکمل کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''اور اگر اسے شہوت ہو اور اب شرعی طور پر اس کی شادی ممنوع ہو تو وہ کیا کرے؟ ہم اسے کہیں گے کہ: رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''تم میں سے جو کوئی بھی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے کیونکہ یہ اس کی آنکھوں کو نیچا کر دیتی ہے، اور شرمگاہ کو محفوظ کرتی ہے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے'' تو ہم اسے کہیں گے کہ تم روزے رکھو اور اگر وہ کہتا ہے کہ میں روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اسے ایسی ادویات دی جاسکتی ہیں جو اس کے معاملہ کو آسان کردے، اور یہ قول غیر مشروع طریقہ سے منی خارج کرنے کے قول سے بہتر ہے (دیکھیں الشرح الممتع (161/12)

ب۔ اور جنسی طور پر عاجز شخص کی شادی کے متعلق عرض ہے کہ: شریعت میں اس کے لیے کوئی مانع نہیں لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس سے شادی کر رہا ہے اس کے سامنے واضح کرے کہ وہ جنسی طور پر عاجز ہے یعنی اپنی پوری حالت بیان کرے، اور اگر بیان نہیں کرتا تو گنہگار ہوگا۔ اور عورت کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے۔ کیونکہ استمتاع اور اولاد شادی کے عظیم مقاصد میں شامل ہیں، اور یہ ان حقوق میں شامل ہیں جو خاوند اور بیوی دونوں میں مشترک ہیں۔

اور الموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے: ''العنۃ: یعنی شہوت نہ ہونا: جمہور فقہاء کے ہاں یہ ایک ایسا عیب ہے جو ایک برس کی مہلت دینے کے بعد بیوی کو خاوند سے علیحدگی کا اختیار دیتا ہے۔

حنابلہ میں سے ایک جماعت جن میں ابو بکر اور المجد۔ یعنی ابن تیمیہ۔ شامل ہیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

، نے اختیار کیا ہے کہ عورت کو فی الحال فسخ کا اختیار حاصل ہے۔ اور جمہور نے عمرؓ کی روایت جس میں انہوں نے شہوت سے عاجز شخص کے لیے ایک برس کی مدت مقرر کی تھی سے استدلال کی اہے۔ اور اس لیے کہ بیوی کا مقصود تو شادی کر کے عفت وعصمت اختیار کرنا ہے، اور اس سے اس کو اپنے نفس کے لیے عفت حاصل ہوسکتی ہے اور ایسا عقد نکاح سے مقصود کا بالکل ہی خاتمہ کر دے اس میں عاقد کو عقد ختم کرنے کا حق حاصل ہے اور علماء اس پر متفق ہیں کہ خرید وفروخت میں عیب کی وجہ سے تھوڑا سا بھی مال جاتا رہے تو اس میں اختیار ثابت ہو جاتا ہے چنانچہ عیب کی وجہ سے بالا ولی نکاح کا مقصد فوت ہو جائے گا'' انتہی دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ (16/31)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب: فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۹ ص محدث فتوی

مفتی حافظ عبدالستار الحماد اپنے ایک فتوی میں لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یہ جنس موجود تھی، بعض کے نام بھی ملتے تھے کہ وہ معیت، نافع، ابو ماریہ الجنہ اور مابور جیسے ناموں سے پکارے جاتے تھے۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرائع اسلام ادا کرتے تھے۔ نمازیں پڑھتے، جہاد میں شریک ہوتے اور دیگر امور خیر بھی بجالاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے متعلق پہلے یہ خیال کرتے تھے کہ یہ بے ضرر مخلوق ہے۔ آدمی ہونے کے باوجود انہیں عورتوں کے معاملات میں چنداں دلچسپی نہیں ہے۔ اس لیے آپ ازواج مطہرات کے پاس آنے جانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے، لیکن جب آپ کو پتہ چلا کہ انہیں عورتوں کے معاملات میں خاصی دلچسپی ہی نہیں بلکہ یہ لوگ نسوانی معلومات بھی رکھتے ہیں، تو آپ نے انہیں ازواج مطہرات اور دیگر مسلمان خواتین کے ہاں آنے جانے سے منع فرما دیا، بلکہ انہیں مدینہ بدر کرے روڈہ خاخ، حرآء الاسد اور نقیع کی طرف آبادی سے دور بھیج دیا، تاکہ دوسرے لوگ ان کے برے اثرات سے محفوظ رہیں۔ (صحیح بخاری، المغازی: ۴۲۳۴)

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو حکم دیا کہ انہیں بے ضرر خیال کر کے اپنے پاس نہ آنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیں، بلکہ انہیں گھروں میں داخل ہونے سے روکیں۔ (صحیح بخاری، النکاح: ۵۲۳۵)

رابعاً: واضح رہے کہ مخنث بنیادی طور پر مرد ہوتا ہے، لیکن مردی قوت سے محروم ہونے کی وجہ سے عورتوں جیسی چال ڈھال اور اداو گفتار اختیار کیے ہوتا ہے۔ یہ عادات اگر پیدائشی ہیں تو انہیں چھوڑنا ہوگا، اگر پیدائشی نہیں بلکہ تکلف کے ساتھ انہیں اختیار کیا گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس اختیار پر لعنت فرمائی ہے کہ ''وہ مرد جو عورتوں جیسی چال ڈھال اور وہ عورتیں جو مردوں جیسی وضع قطع اختیار کریں اللہ کے ہاں ملعون ہیں۔ (صحیح بخاری، اللباس: ۵۷۸)

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ایسا مخنث لایا گیا جس نے عورتوں کی طرح اپنے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یہ از خود عورتوں جیسی چال ڈھال پسند کرتا ہے تو آپ ﷺ نے اسے مدینہ بدر کر کے علاقہ نقیع میں بھیج دیا، جہاں سرکاری اونٹوں کی چراگاہ تھی، آپ ﷺ سے کہا گیا اسے قتل کیا جائے، آپ ﷺ نے فرمایا'' مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے''۔ (ابوداؤد، الادب: ۴۹۲۸)

البتہ خنثیٰ اس سے مختلف ہوتا ہے، کیونکہ فقہاء کے ہاں اس کے تعریف یہ ہے کہ'' جو مردانہ اور زنانہ آلات جنسی رکھتا ہو یا دونوں سے محروم ہو''۔ (المغنی لابن قدامہ، ص: ۱۰۸، ج ۹)

بلوغ سے پہلے اس کے لڑکے یا لڑکی ہونے کی پہچان اس کے پیشاب کرنے سے ہو سکتی ہے اور بلوغ کے بعد اس کی داڑھی یا چھاتی سے پہچانا جا سکتا ہے، بہرصورت وہ شرعی احکام کا پابند ہے، اگر مرد ہے تو مردوں جیسے اور اگر عورت ہے تو عورتوں کے احکام پر عمل کیا جائے۔

خامساً: صورت مسئولہ میں جس طرح تفصیل بیان کی گئی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل لڑکی ہے اور اس پر عورتوں جیسے احکام لاگو ہوں گے، لیکن حقیقت حال وہ خود ہی بہتر جانتا ہے کہ اگر وہ مرد ہے اور عورتوں جیسی شکل وصورت اختیار کی ہے جو اس کے گرو کی صحبت اور تربیت کا نتیجہ ہے تو اسے اس شکل وصورت کو یکسر ختم کرنا ہوگا، کیونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس طرح عورتوں کا روپ دھارنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور اگر وہ حقیقت میں عورت ہی ہے، نیز

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گروکی مجلس نے اس کی نسوانیت کو دو آتشہ کر دیا ہے تب بھی اسے یہ کام ختم کرنا ہوں گے اور مسلمان عورتوں کی طرح چادر اور چار دیواری کا تحفظ کرنا ہوگا، تاہم احتیاط کا تقاضا ہے کہ حج کے لیے عورتوں جیسا احرام اختیار کرے، یعنی عام لباس پہنے، اپنے چہرے کو کھلا رکھے، تاہم اگر کوئی اجنبی سامنے آجائے تو گھونگھٹ نکالے، جیسا کہ عائشہ ؓ کا بیان کتب حدیث میں مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں ہوتیں اور قافلے ہمارے پاس سے گزرتے جب وہ ہمارے سامنے آجاتے تو ہم اپنی چادریں اپنے چہروں پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم انہیں اٹھا دیتیں۔ (ابوداؤد، المناسک: ۱۸۳۳)

اس کے علاوہ محرم کی بھی پابندی ہے کہ وہ اپنے کسی محرم کے ساتھ یہ مبارک سفر کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اس کی بیوی کے ساتھ سفر حج پر روانہ کی تھا جبکہ وہ جہاد میں اپنا نام لکھوا چکا تھا، اس لیے سائل کو حج پر جانے کے لیے اپنے کسی محرم کا انتخاب بھی کرنا ضروری ہے، اگر اسے اپنے کسی محرم کا پتہ نہیں ہے، جیسا کہ سوال میں بیان کردہ صورت حال سے واضح ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ چند ایسی عورتوں کی رفاقت اختیار کرے، جن کے محرم ان کے ساتھ ہوں، اسے اکیلی عورت یا اکیلے مردوں کے ساتھ سفر کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔ فتاویٰ اصحاب الحدیث، ج۲ ص ۴۸۲ محدث فتویٰ اسحاق سلفی، فعال رکن رکن انتظامیہ۔ دسمبر ۲۰۱۷، ۲۲

OOO

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں ایل جی بی ٹی کی تاریخ اور سزا

سید عارف شیرازی

نو آبادیاتی برطانوی حکومت نے ۱۸۶۰ء کے تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۷ کے تحت ہندوستان میں ہم جنس پرستوں اور ٹرانس جینڈر (ایل جی بی ٹی) کی سرگرمیوں کو جرم قرار دیا۔ پاکستان نے ۱۹۴۷ء میں آزادی حاصل کی اور مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت ایل جی بی ٹی سے متعلق انہی قوانین کو اپنایا۔ پاکستان پینل کوڈ میں کہا گیا ہے، ''جو بھی شخص فطرت کے حکم کے خلاف کسی مرد، عورت یا جانور کے ساتھ جنسی تعلق رکھے گا تو اسے عمر قید، یا کسی بھی وضاحت کی قید کی سزا دی جائے گی جو دو سال سے کم نہ ہوگی اور نہ ہی دس سال سے زیادہ، اور جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔

۱۹۸۰ء کی دہائی میں، پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے دور میں ایل جی بی ٹی برادری کے خلاف قوانین مزید سخت ہو گئے۔ اور پاکستان پینل کوڈ میں شامل شرعی قانون کے نتیجے میں ہم جنس پرست سرگرمیوں کی سزا عمر قید یا سنگسار کی سزا تک بڑھ گئی۔ بڑے شہروں میں ہم جنس پرستی کو کسی حد تک حمایت حاصل تھی مثلاً لاہور اور کراچی میں جنرل پرویز مشرف کے دور میں خفیہ ہم جنس پرست جماعتیں تھیں۔ فوج کے ریٹائرڈ کرنل کے بیٹے علی سلیم ٹیلی ویژن پر ایک عورت کے بھیس میں نظر آئے، انہوں نے کھل کر اپنی جنسیت کے بارے میں بتایا کہ وہ ذو جنسی ہیں۔

پاکستان کے مذہبی رہنماؤں نے اسلام اور آئین کے تحت ایل جی بی ٹی کی سرگرمیوں کو غیر اخلاقی قرار دیتے ہوئے مسلسل منع کیا ہے اور اس کی مذمت کی ہے۔ اسلامی قانون کے مطابق، ہم جنس پرست شادی کی مذمت کی جاتی ہے اور اسے جائز تسلیم نہیں کیا جاتا۔ پاکستان میں جو لوگ خود کو ایل جی بی ٹی برادری کا حصہ سمجھتے ہیں وہ اپنی جنسی ترجیحات کو حقیر نظر آنے یا جسمانی طور پر حملہ آور ہونے کے خوف سے عوام کے سامنے ظاہر نہیں کرتے۔

ooo

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سراج الحق

امیر جماعت اسلامی پاکستان

امیر جماعت اسلامی پاکستان سراج الحق کا کہنا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ خواجہ سرا کمیونٹی کو ان کے حقوق ملیں، لیکن نام نہاد قانون معاشرے میں بگاڑ کی وجہ بن رہا ہے اسی لیے جماعت اسلامی نے سینیٹ میں اس ایکٹ میں ترامیم کا بل پیش کا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اگر کوئی مرد یا عورت اپنی جنس تبدیل کروانا چاہے تو میڈیکل بورڈ سے اس کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہو۔ مغرب اور سیکولرازم کی پیروی میں تینوں بڑی جماعتیں ہر کام کرنے کو تیار ہیں۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ معاشرے اور تہذیب پر حملہ ہے اس سے عریانی، فحاشی اور ہم جنس پرستی پھیلے گی۔ اگر اس ایکٹ کو ختم نہ کیا گیا تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ اسلامی اقدار کے خلاف ہر قانون کی بھرپور مزاحمت کریں گے۔ سیکولر اور مغرب پرست ٹولہ سن لے ان کے منصوبے کامیاب نہیں ہوں گی۔ سازش کے تحت ملک میں لبرل ایجنڈا کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ تمام قوم ملک میں قرآن وسنت کے نظام کے نفاذ کے لیے جماعت اسلامی کا ساتھ دے۔

ظلال القرآن فاؤنڈیشن، بالمقابل منصورہ، ملتان روڈ، لاہور
فون نمبر: 042-37840584/0333-5223640/0313-5192255